مُسلسل اِشاعت کے 56 سال

ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱۲ جلد: ۲۳ دسمبر 2019 ربیع الثانی ۱۴۴۱

- اڑتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ
- امام الانبیاء ﷺ سے متعلق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آداب
- زمانہ نبوت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سندھ آمد
- فقید المثال ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد
- سیرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا از مولانا محمد رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ

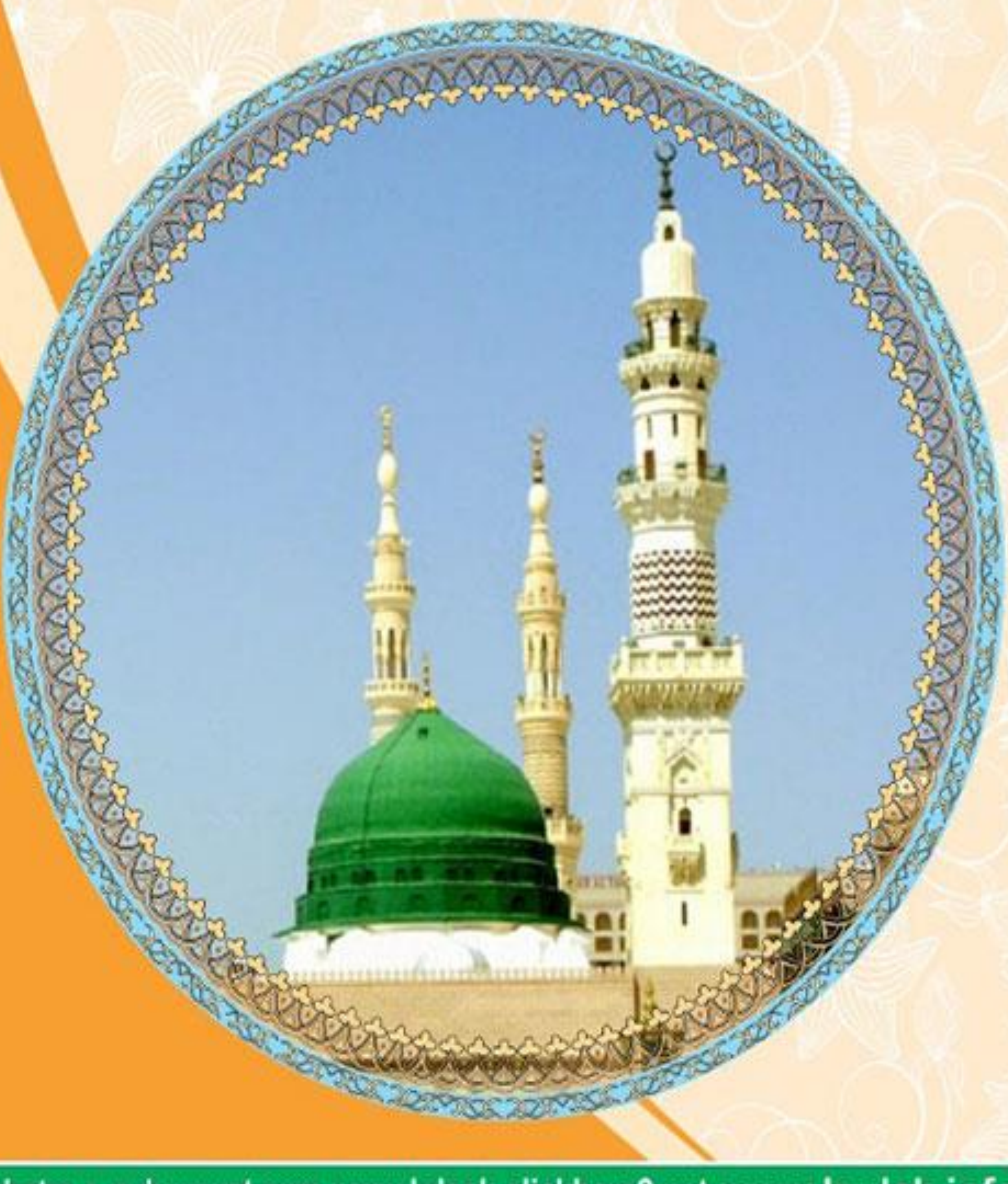

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۱۲ جلد: ۲۳

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
حضرت مولانا عبدالرحمن میانوی
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہید
صاحبزادہ طارق محمود

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دین پوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486, 0300-4304277

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

اڑتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

نفیر عام (منظوم)	جانباز مرزا رحمۃ اللہ علیہ	17
امام الانبیاء ﷺ سے متعلق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آداب	مولانا عبدالصمد	18
متفرق فضائل از مسلم شریف (قسط نمبر:۱)	مولانا محمد شاہد ندیم	23
رسول اللہ ﷺ کی ارشاد فرمودہ دعائیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	26
زمانہ نبوت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سندھ آمد	مولانا ابوالحسن	27
قوم پرستی اور اس کے معاشرتی اثرات	مولوی محمد صادق کوئٹہ	28

شخصیات

حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	31

رد قادیانیت

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت	حافظ محمد اسحاق ملتانی	33
تحفظ ناموس رسالت ﷺ...... قانون 295-C	جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ	35
قرآنی آیات کے متعلق قادیانی دجل اور اس کا جواب	مولانا عبدالحکیم نعمانی	39
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گستاخ...... مرزا قادیانی	جناب محمد آصف بھلی	41

متفرقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ ومجلس عمومی کا اجلاس	حافظ محمد انس	44
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس عارف والا	مفتی محمد عمیر	47
فقید المثال ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد	مولانا توصیف احمد	48
سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا از مولانا محمد رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ	حافظ محمد عبداللہ	49
تبصرہ کتب	ادارہ	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

اڑتیسویں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ

امسال ۲۰۱۹ء میں ۲۴، ۲۵/ اکتوبر کو آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے لئے ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کراچی اور ماہنامہ ’’لولاک‘‘ ملتان میں اعلانات واشتہارات اور شرکت کی ترغیب کے لئے مضامین وشذرات بھی شائع ہونا شروع ہوگئے۔ اس دوران میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے اکتوبر کے آخر میں ’’آزادی مارچ‘‘ کرنے کا اعلان کردیا۔ ہمیں بھنک پڑ گئی تھی کہ ۲۷/ اکتوبر کے لگ بھگ یہ مارچ منعقد ہوگا۔ ہرچند کہ ابھی تک حضرت موصوف مدظلہ نے ۲۷/ اکتوبر کا باضابطہ اعلان نہیں کیا تھا۔ لیکن انہی تاریخوں میں مارچ متوقع تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ قیادت کا ۲۷، ۲۸/ ستمبر جمعہ، ہفتہ کو ملتان دفتر مرکزیہ میں اجلاس منعقد ہوا۔ ۲۸/ ستمبر ۲۰۱۹ء قبل از ظہر فیصلہ کیا گیا کہ ہمیں کانفرنس بجائے ۲۴، ۲۵/ اکتوبر کے ۱۰، ۱۱/ اکتوبر ۲۰۱۹ء کو منعقد کرلینی چاہئے۔ جونہی تاریخوں کی تبدیلی کا فیصلہ ہوا تو اب تیاری کے لئے صرف دس دن باقی تھے۔ سندھ وبلوچستان، آزاد کشمیر کے جن مبلغین حضرات نے کانفرنس کی تبلیغی ودعوتی مہم پر جانا تھا ان سے عرض کیا گیا کہ آپ ملتان سے سیدھے چناب نگر چلیں۔ پنجاب کے جن مبلغین حضرات نے اس مہم میں حصہ لینا تھا انہیں یکم/ اکتوبر کو چناب نگر پہنچنے کا عرض کیا گیا۔ ملتان سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے لاہور فون کرکے ۱۰، ۱۱/ اکتوبر کے اشتہارات شائع کرنے کا کہہ دیا۔ ۲۸/ ستمبر کی رات گیارہ بجے تک اشتہارات چھپ گئے اور اگلے دن چناب نگر پہنچ گئے۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے فون سے ہی نئی تاریخوں کا جناب خالد مبین صاحب گجر خان، جناب حافظ محمد الیاس صاحب سے راولپنڈی عرض کیا کہ اس تبدیل شدہ شیڈول کو سامنے رکھ کر آپ سامان کی ترسیل قبل از وقت یقینی بنائیں۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مولانا قاری عزیز الرحمٰن رحیمی کو فیصل آباد فون کرکے کہا کہ آپ آج شام کو سیکورٹی کے حضرات کی باغ والی مسجد میں میٹنگ رکھ لیں۔ سپیکر، لائٹنگ اور جنریٹر والوں سے بھی آج شام میٹنگ رکھ لیں۔ چنانچہ مولانا ثانی ملتان میٹنگ سے فارغ ہوتے ہی فیصل آباد روانہ ہوگئے۔ سب سے پہلے ہمارے مخدوم وبزرگ حضرت مولانا قاری محمد یٰسین مدیر جامعہ دارالقرآن فیصل آباد ورکن مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس سے دعا کرائی۔ یوں شام تک ان میٹنگوں سے بالکل بخیروخوبی فارغ البال ہوگئے۔

فیصل آباد سے چناب نگر کے لئے نکلے تو جھنگ کھانا پکانے والے حضرات کو نئی تاریخوں کی اطلاع کر کے اس کے مطابق نظم کرنے کا فرمایا۔ چناب نگر جاتے ہوئے راستہ میں جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ میں حضرت مولانا سیف اللہ خالد سے روٹی پکانے والے اور برتنوں کی دھلائی کرنے والے کی بابت حتمی نظم طے کرلیا۔ ادھر نئی تاریخوں کا ساتھیوں نے وٹس ایپ اور انٹرنٹ پر اعلان شروع کیا۔ سوشل میڈیا پر نئی تاریخوں کا اعلان ہوتے ہی ملک بھر سے تصدیق کے لئے کالیں آنا شروع ہوگئیں۔ ان تمام حضرات سے یہی کہا گیا کہ نئی تاریخوں کا آپ بھی سوشل میڈیا پر اپنے اپنے لنکس سے اعلان کرنا شروع کردیں۔

مولانا غلام مصطفیٰ بھی میٹنگ سے فارغ ہوتے ہی چناب نگر تشریف لے گئے۔ رات گئے مولانا ثانی صاحب آن حاضر ہوئے۔ اگلی صبح اشتہارات بھی لاہور سے آگئے۔ اولمپیاء پریس لاہور کے جناب میاں منصور صاحب نے ہمیشہ کی طرح پچیس ہزار کے لگ بھگ کانفرنس کے بڑے سائز کے سٹیکرز تیار کر کے چناب نگر بھجوا دیئے۔ کراچی اور لاہور کے دوستوں نے پندرہ ہزار فلیکس بنوانے کا اہتمام کردیا جو بازاروں میں کھمبوں پر اور مساجد اور اہم چوکوں پر لگنے تھے، وہ بھجوادیئے۔ جناب رانا محمد انور نے کراچی کے ایک فیکٹری کے مالک جناب بھائی شمس صاحب سے کہہ کر پینتالیس ٹب پلاسٹک کے چاول بھگونے کے لئے اور دو ہزار گلاس بھجوادیئے۔ یوں جس جس ساتھی نے کانفرنس کی تیاری کے لئے جو جو کام اپنے ذمہ لیا، بڑی مستعدی سے اس کی تکمیل کے لئے مرد میدان بن گئے۔ چناب نگر میں امسال مسجد کے صحن پر ماربل کا فرش لگوایا گیا تھا۔ مسجد کے سابقہ وضوخانہ کی چھت اور دیواریں سیم کے باعث بوسیدہ ہوگئیں تھیں تو اسے گرا کر نیا بنوایا۔ وضوخانہ پر پہلے واش روم اٹھائیس تھے۔ اب مسجد کے وضوخانہ اور ٹینکی کے درمیان کے حصہ کو بھی چھت ڈال کر دوسری منزل پر نئے واش روم بنادیئے گئے۔ پہلے اگر اس حصہ میں واش روم کی تعداد اٹھائیس تھی تو اب پچاس ہوگئی۔ اسی طرح پہلے مسجد کے وضوخانہ کے مغرب کی طرف ایک خالی قطر بچی ہوئی تھی۔ اس میں وضوخانہ بنادیا گیا جو پہلے وضوخانہ کے برابر ہے۔ پہلے اگر وضوخانہ میں ایک سو آدمی کے وضو کرنے کی گنجائش تھی تو اب دو سو نمازیوں کے بیک وقت وہاں وضو کرنے کی سہولت حاصل ہوگئی۔ اس وضوخانہ کے برآمدہ اور اوپر نیچے کے واش روموں کو فوری طور پر رنگ کرانا شروع کردیا گیا۔ ۲۹؍ستمبر کو فیصل آباد سے جتنا سامان خریدنا تھا اس کی خریداری کے عمل کو مکمل کردیا گیا۔ ۳۰؍ستمبر کی شام تک بہت سارے کاموں کا منتہا مکمل ہونے کے مرحلہ میں داخل ہوگیا۔ استاذ الحدیث مولانا محمد امین اور ناظم تعلیمات مدرسہ ختم نبوت چناب نگر مولانا محمد الیاس الرحمٰن نے پرالی منگوانے کا نظم سیٹ کرلیا۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس

پہلے سے مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت الامیر قبلہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے بڑھاپے کے باعث بجائے ملتان کے کراچی میں ۷؍اکتوبر ۲۰۱۹ء کو طے تھا۔ اس طرح ۴؍اکتوبر سے

۷/اکتوبر تک کراچی میں تبلیغی پروگرام وسیع پیمانہ پر منعقد کرنے کا پہلے سے نظم طے تھا۔اب جب کانفرنس کی تاریخیں تبدیل ہوئیں تو مجلس شوریٰ کے اجلاس اور کراچی کے پروگراموں کو بھی علیٰ حالہٖ باقی رکھا گیا۔کسی ایک پروگرام کو بھی ملتوی نہ کیا گیا۔البتہ اتنی تبدیلی کی کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عزیزالرحمٰن ثانی کو کراچی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شمولیت کی بجائے کانفرنس کی تیاری کے لئے وقف کردیا گیا۔

چنانچہ ۷/اکتوبر ۲۰۱۹ء کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی نئی غربی بلڈنگ میں عالمی مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ کا بھرپور اجلاس منعقد ہوا۔کراچی سے خیبر تک ممبران شریک ہوئے۔حضرت الامیر دامت برکاتہم نے صدارت فرمائی۔۷/اکتوبر کی شام کو مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا حافظ محمد انس ملتان کے لئے روانہ ہوئے۔ ۸/اکتوبر ظہر کے بعد ملتان سے چناب نگر کے لئے ان حضرات کی روانگی طے تھی۔

مولانا محمد حسین ناصر کو صدمہ

سکھر مجلس کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر بھی ۸/اکتوبر کو ۱۲/بجے فیصل آباد پہنچے۔انہیں دوران سفر ٹرین میں اطلاع ملی کہ ان کی والدہ محترمہ مخدومہ کا انتقال ہوگیا ہے۔چنانچہ وہ خود اور ان کے دو صاحبزادے جو چناب نگر میں زیر تعلیم ہیں وہ فیصل آباد سے مرحومہ کے جنازہ میں شرکت کے لئے چک ۱۸ دنیاپور روانہ ہوئے۔ملتان سے حضرت ناظم اعلیٰ صاحب اور آپ کے رفیقان سفر نے بھی ملتان سے چناب نگر آنے کی بجائے جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔جہاں ۸/اکتوبر کی شام حضرت ناظم اعلیٰ کی امامت میں مرحومہ کا جنازہ پڑھا گیا۔اللہ رب العزت مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔فقیر راقم نے کراچی کے پروگرام مولانا قاضی احسان احمد کی حسب ہدایت مکمل کئے۔فقیر ۸/اکتوبر کو قبل از دوپہر چناب نگر حاضر ہوا اور حضرت ناظم اعلیٰ صاحب ۹/اکتوبر کی صبح چناب نگر تشریف لائے۔

مبلغین حضرات کا تبلیغی دورہ

حسب پروگرام یکم/اکتوبر کو مبلغین حضرات کی میٹنگ ہوئی تمام حضرات اشتہارات، سٹیکرز، فلیکس، دعوت نامے لے کر اپنے اپنے حلقہ جات کو روانہ ہوگئے۔پہلے ان حضرات کو پندرہ دن کام کی تیاری کے لئے ملتے تھے اس بار صرف ایک ہفتہ ملا۔ان تمام حضرات کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیں کہ انہوں نے دن رات ایک کرکے دو ہفتوں کا کام ایک ہفتہ میں مکمل کرلیا۔چنانچہ فقیر جب ۸/اکتوبر کو قبل از دوپہر چناب نگر حاضر ہوا تو تمام تیاریاں مکمل تھیں۔پنڈال پر سائبان لگ چکا تھا۔پرالی موجود تھی۔صفائیاں، رنگ روغن کا کام مکمل تھا۔غرض ہر جہت سے تیاری ایسے مکمل ہوگئی کہ پتہ تک بھی نہ چلا۔یہ سب رفقاء کی محنت اور ختم نبوت کی برکت اور حق تعالیٰ شانہ کے کرم کے طفیل ہوا۔

پنڈال یعنی مدرسہ کی نئی بلڈنگ کے مین گیٹ سے داخل ہوں تو دائیں جانب کا پہلا کمرہ مکتبہ کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ سارا سال مکتبہ کی کتب کا سٹاک یہاں رکھا جاتا تھا۔ عالمی مجلس کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے دوران سال اس مکتبہ کے ہال کے لئے نیا کارپٹ، پلنگ، میز و کرسیاں بھجوادیں تو پورے ہال کو نیا رنگ و روغن کر کے نیا کارپٹ بچھوایا گیا۔ اس پر عمدہ خوبصورت پھولوں والی چادر ڈالی گئی۔ میز، کرسیاں لگائیں تو یہ اچھا صاف ستھرا نیا مہمان خانہ بن گیا۔ کتب کا سٹاک و الماریاں مرکزی لائبریری میں منتقل کردی گئیں۔ کانفرنس کے موقعہ پر لائبریری سے دوبارہ ان کتب کو اس کمرہ میں ۸/اکتوبر کی شام کو منتقل کیا گیا۔ اس لئے کہ دوران کانفرنس لائبریری سے کتابوں کے کارٹن لانے بہت مشکل تھے۔ تمام سٹاک مکتبہ کو لائبریری سے مکتبہ کے سابقہ ہال میں لایا تو گیا لیکن اس کام میں شریک تمام ساتھیوں کے پسینے نکل گئے۔

مکتبہ کا نیا نظام

کانفرنس کے موقعہ پر تو حسب سابق مکتبہ کا نظم چلایا گیا۔ لیکن یہ بات دماغ میں گھومتی رہی کہ مکتبہ کی کتب لائبریری میں رکھنے سے لائبریری کا حسن ماند پڑ جاتا ہے۔ اس لئے کانفرنس کے دوران فیصلہ کرلیا کہ سٹیج کے مدمقابل جانب غربی کمرہ اٹھارہ جو پہلے سامان کے لئے مختص ہے وہاں مکتبہ کی کتب بھی منتقل کردی جائیں۔ کانفرنس کے بعد ایسے کیا گیا۔ لائبریری سے مکتبہ کی جگہ مین گیٹ اور پھر یہاں سے کمرہ نمبر ۱۸ میں لے جانے سے کتب کے کارٹون بہت ہی متاثر ہوگئے۔ چنانچہ اگلے روز ہفتہ کو ظہر کے بعد حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا شیر عالم، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے باہمی مشاورت سے طے کیا کہ نئے مدرسہ کی بجائے مکتبہ کو پرانے مدرسہ کے احاطہ میں مین گیٹ کے قریب کمرہ نمبر ا میں منتقل کر دیا جائے۔ مدرسہ کے محاسب جناب غلام یٰسین صاحب نئے مدرسہ کے مین گیٹ کے ساتھ والے کمرہ کو اپنا دفتر بنالیں تو دفتر بھی پورا دن کھلا رہے گا۔ کتب بھی ایک نمبر کمرہ پرانی بلڈنگ میں سٹاک ہو جائیں گی۔ نیز یہ کہ کانفرنس، کورس، عیدین کے موقعہ پر مسجد کے سامنے اسی کمرہ کے باہر مکتبہ کا سٹال لگ جائے گا۔ ان شاء اللہ آئندہ کتب لے جانے، واپس لانے، پھر لے جانے کی زحمت سے بھی جان چھوٹ جائے گی اور یہ کہ آسانی کے ساتھ وہاں مکتبہ کا سٹال لگ سکتا ہے اور گزشتہ بیس سال وہاں ہی مکتبہ لگتا رہا ہے۔ فقیر رپورٹنگ کرتے کرتے کہاں سے کہاں چلا گیا۔ اب واپس آتے ہیں پنڈال اور کانفرنس کی طرف۔ ۹/اکتوبر ۲۰۱۹ء کو قبل از دوپہر حضرت ناظم اعلیٰ صاحب اپنے رفقاء کے ساتھ تشریف لائے۔

کانفرنس کے انتظامات

۹/اکتوبر ۲۰۱۹ء دوپہر تک تمام مبلغین حضرات بھی اپنے اپنے حلقوں سے تبلیغی دعوتی دورہ مکمل کر کے

تشریف لا چکے تھے۔ دونوں عمارتوں قدیم وجدید کی صفائی کا عمل بھی مکمل ہو چکا تھا۔ لائٹنگ، جنریٹر، سپیکر والے حضرات بھی دن رات کر کے اپنے اپنے کاموں کو تکمیل پذیر کر رہے تھے۔ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کی آمد پر تمام رفقاء کی حسب سابق ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ کمروں کی تقسیم کا عمل مکمل ہوا۔ کالونی میں بہت سارے کمرے بھی مہمانوں کے لئے حاصل کر لئے گئے تھے۔ ظہر کے بعد پنڈال میں پرالی بچھائی گئی۔ عصر کے بعد صفیں بچھا کر پنڈال کو سو فیصد تیار کر دیا گیا۔ بجلی و سکرینوں کی تنصیب وغیرہ سب امور ریڈی تھے۔ اتنے مختصر وقت میں تمام امور کے ہمہ جہت تکمیل کی طرف رواں دواں رہنے کی قابل رشک رفتار محض فضل ایزدی تھا اور بس۔ اب بدھ کو ظہر کے بعد قافلوں کی آمد بھی شروع ہوگئی۔ جھنگ سے پکاوے بھی پہنچ گئے۔ مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے ہمسایہ و بہی خواہ جناب محمد عارف صاحب گوشت کا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کا علاقہ بھر میں زمینداروں کے ہاں جانوروں کی خریداری کے لئے جانے کا معمول سال بھر رہتا ہے۔ وہ جہاں جاتے ہیں مدرسہ کے لئے بکرے، چھترے، بچھڑے، کٹوے وغیرہ کی خاطر زمینداروں کو متوجہ کرتے رہتے ہیں۔ یوں سال بھر کبھی کبھار اور کانفرنس کے موقعہ پر اکثر و بیشتر وہ گوشت کے چھوٹے جانور مہیا کر دیتے ہیں۔ امسال انہوں نے ۱۵/عدد کٹوے و بچھڑے لا کر مدرسہ میں کھڑے کرا دیئے۔ بدھ کی شام، جمعرات کی صبح کھانا کے لئے یوں گوشت کا اللہ تعالیٰ نے نظم کرا دیا۔ جمعہ کے دن انہی کی طرف سے دو بکروں کا اہتمام ہوگیا۔ فالحمدللہ!

راولپنڈی سے خورد و نوش کا سامان، جھنگ سے مصالحہ جات آ گئے۔ راولپنڈی سے سامان دوست اکٹھا کر کے ٹرک سے بھجوا دیتے ہیں۔ گھی، چاول، دالیں، البتہ جھنگ سے مصالحہ جات خریدنے پڑتے ہیں۔ خیال ہے کہ اگلے سال مصالحہ جات بھی لاہور یا راولپنڈی سے ہمت کریں تو مہیا ہو جائیں۔ ان شاء اللہ!

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

بدھ کی شام رات قریباً دو بجے حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب تشریف لائے۔ ان کو ڈاکٹروں نے سفر سے روک رکھا ہے۔ ان کی علالت بھی سفر کی متحمل نہیں۔ لیکن ان کا جذبہ عشق رسالت مآب ﷺ ملاحظہ ہو کہ دو روز پہلے کراچی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں تشریف لائے اور آج کانفرنس کے لئے تمام مدعوین حضرات سے پیش تر تشریف لائے۔

تاریخوں کی تبدیلی کے باعث دو بک شدہ ٹرین کی بوگیوں کی کراچی سے آمد نہ ہو سکی۔ نئی بکنگ نہ مل سکی۔ اس لئے ساتھیوں کا خیال تھا کہ شاید حاضری متاثر ہوگی۔ چنانچہ صبح کی نماز پنڈال میں ادا کرنے کی بجائے مسجد میں ادا کرنے کا اعلان ہوگیا۔ صبح نماز سے قبل مولانا محمد قاسم رحمانی کو فون کر کے فقیر نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ مولانا ثانی صاحب کا خیال ہے کہ اس بار حاضری شاید متاثر ہوگی۔ اس لئے پنڈال کی بجائے مسجد میں جماعت کرائی جائے اور وہاں ہی درس کا اہتمام ہوگا۔ فقیر چپ ہوگیا۔ لیکن جب مسجد میں

جماعت ہوئی تو مسجد کا ہال، دونوں برآمدے، صحن، مدرسہ کے پلاٹ نمازیوں سے اٹ گئے۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسن نے نماز کی امامت فرمائی اور صبح کا درس ارشاد فرمایا۔ حسب سابق ان کی امامت و درس سے کانفرنس کا آغاز ہوگیا۔ اب آیئے کانفرنس کے پنڈال کی طرف چلتے ہیں۔ درس کے بعد ساتھیوں کا ناشتہ، اس کے بعد آرام۔ وفود، قافلے آتے گئے، لوگ ملتے گئے...... کارواں بنتا گیا۔ صبح کے ناشتہ سے لنظم مہمان داری شروع ہوا تو رات عشاء کے بعد کے کھانے پر پہلا مرحلہ اختتام پذیر ہوا۔ حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب کے جامعہ اسلامیہ امدادیہ میں دیگوں کا سامان بھجوادیا جاتا ہے۔ وہ جمعرات شام اور جمعہ صبح ۹ ربجے پچیس پچیس دیگیں پکی ہوئیں، نمکین چاول کی بھجوادیتے ہیں۔ امسال کالونی کے مسلمانوں نے آنے والے مہمانوں کے نظم میں شریک مہمانداری کا شرف حاصل کرنے کے جمعرات شام اور جمعہ صبح پچیس پچیس چاولوں کی تیارشدہ دیگیں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دیں۔ چنیوٹ کے ایک صاحب خیر نے پچیس دیگ کے لئے چنے، گھی اور مصالحہ جات بھجوادیئے۔ کانفرنس پر سینکڑوں دیگوں کے حساب سے جو کھانا پکتا ہے وہ علاوہ ازیں۔ الحمدللہ! امسال حاضری بھی خوب سے خوب تر تھی۔ ایک ہفتہ کی قلیل مدت میں تیاری، رفقاء کی تشریف آوری اور سابق سے بھی زیادہ رش اسے محض کرم خداوندی سے ہی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ فالحمدللہ!

قارئین کرام! لیجئے فقیر کی دیوانگی زیرنظر رہے کہ کانفرنس کے پنڈال کا کہہ کر آپ کو کھانا کے پنڈال لے چلا۔ چلئے واپس پنڈال چلتے ہیں۔ ۹ ربجے کانفرنس کے لئے سپیکر چالو کردیئے گئے۔ وضو کرنے، کانفرنس کی تیاری کے لئے اعلانات ہونے لگے۔ اب ذرا پنڈال کی رپورٹ عرض کرتے ہیں۔

صبح درس جامع مسجد ختم نبوت میں حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے ارشاد فرمایا۔

نشست اوّل: ۱۰ر اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات صبح دس بجے

صدارت: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری۔

افتتاحی دعا: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب۔

تلاوت: حسنین معاویہ متعلم دارالقرآن فیصل آباد۔

صدارتی خطاب: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری۔

نعت: جناب اطہر ہاشمی ایبٹ آباد، مولانا عمران نقشبندی۔

خطاب: مفتی وقار عثمان مانسہرہ، مولانا ضیاءالدین آزاد، مولانا محمد خبیب ٹوبہ، مولانا فضل الرحمٰن سرگودھا، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال، مولانا محمد ساجد لیہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سمیع اللہ، مولانا مہتاب احمد، مولانا محمد انور انصر چونڈہ، مولانا عبدالرشید فیصل آباد، مولانا غلام حسین جھنگ۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر۔

وقفہ برائے نماز ظہر۔ظہر کی نماز پنڈال میں مولانا محمد شاہد ندیم استاذ الحدیث جامعہ عربیہ ختم نبوت نے پڑھائی اور پھر جمعہ عصر تک تمام نمازوں کے آپ ہی امام رہے۔

دوسری نشست: ۱۰/اکتوبر ۲۰۱۹ء جمعرات بعد از ظہر

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب۔

تلاوت: محمد داؤد نقشبندی لاہور۔

نعت: حافظ محمد عقیل سرگودھا، حافظ امتیاز پشاور، حافظ محمد عثمان اوکاڑہ۔

خطاب: مولانا محمد سلمان خالد چنیوٹ، مولانا محمد خالد عابد شیخوپورہ، مولانا محمد طارق راولپنڈی، مولانا مفتی محمد دین ٹل، مولانا قاری جمیل احمد بندھانی سکھر، مولانا مفتی ذکاء اللہ ساہیوال، مولانا محمد انیس نواب شاہ، مولانا محمد ایوب خان ڈسکہ، صاحبزادہ مبشر محمود فیصل آباد، سید نورالحسن چنیوٹ، قاری جمیل الرحمٰن اختر لاہور۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

تیسری نشست: ۱۰/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بعد از عصر

صدارت: حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب۔

نعت: مولانا عبیداللہ۔

سوالات کے جوابات: اللہ وسایا راقم۔

چوتھی نشست: ۱۰/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بعد از مغرب

تلاوت: قاری مقصود خان ربانی فاروق آباد۔

نعت: حافظ محمد احمد چارسدہ۔

خطاب ومجلس ذکر: حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی اٹک۔

پانچویں نشست: ۱۰/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بعد از عشاء

صدارت: حضرت مولانا ڈاکٹر صاحبزادہ سعید اسکندر کراچی۔

تلاوت: ارباب سکندر، قاری محمد زکریا۔

نعت: حافظ ابو ہریرہ، رانا محمد عثمان قصوری، حافظ اسامہ حسان، حضرت مفتی شاہد عمران عارفی ساہیوال، جناب طاہر بلال چشتی، سید سلمان گیلانی، سید فضل امین چارسدہ۔

خطاب: مولانا عمر فاروق نواسہ امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ، قاری مولانا علیم الدین شاکر لاہور، مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی، مولانا محمد رضوان عزیز مدرس درجہ تخصص جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر، مولانا قاضی مشتاق الرحمٰن امیر مجلس راولپنڈی، مولانا ڈاکٹر صاحبزادہ سعید اسکندر کراچی، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی چوک سرور شہید، مولانا نور محمد ہزاروی امیر مجلس سرگودھا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، حافظ سید محمد کفیل بخاری نائب صدر مجلس احرار اسلام پاکستان، حضرت پیر ناصر الدین خاکوانی مرکزی نائب امیر عالمی مجلس، حضرت خواجہ مدثر محمود خانقاہ عالیہ سلیمانیہ تونسہ شریف، حضرت صاحبزادہ پیر غلام نظام الدین سیال شریف سرگودھا، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان، مولانا اکرام الحق امیر عالمی مجلس مردان، جناب لیاقت بلوچ مرکزی نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان، مولانا امجد خان لاہور سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔

اس اجلاس کی آخری دعا و مجلس ذکر: حضرت صاحبزادہ میاں محمد اجمل قادری لاہور۔

اس اجلاس میں بطور خاص مندرجہ ذیل حضرات نے ازراہ نوازش شرکت سے سرفراز فرمایا۔

مہمانان خصوصی: مولانا محمد عمر مکی فیصل آبادی مکہ مکرمہ، مولانا مفتی عبدالواحد قریشی ڈیرہ اسماعیل خان، حضرت مولانا مفتی محمد معاذ امیر مجلس چکوال، حضرت مولانا اللہ داد کاکڑ ژوب، حضرت مولانا ظفر احمد قاسم وہاڑی، حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ کراچی، حضرت مولانا محمد عابد خیر المدارس ملتان، حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ بنوں، حضرت چاچا عنایت علی پشاور، پیر طریقت حضرت سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد، حضرت مولانا محب اللہ لورالائی خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خان محمد مرحوم، حضرت صاحبزادہ نجیب احمد، حضرت صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، حضرت صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا قاضی احسان احمد۔

درس قرآن: ۱۱/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعہ بعد از نماز فجر

درس: شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور باب العلوم کہروڑ پکا۔ دعا: حضرت مولانا مفتی محمد حسن۔

چھٹی نشست: ۱۱/اکتوبر ۲۰۱۹ء قبل از جمعہ

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب۔

تلاوت: حضرت قاری احسان اللہ فاروقی لاہور۔

نعت: قاری عثمان اجمل پھلور، رشیدی برادران، قاری شفیق الرحمٰن جھنگ۔

خطاب: مولانا مختار احمد میر پور خاص، ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر، مولانا محمد اویس کوئٹہ، مولانا صاحبزادہ مفتی محمد احمد کوئٹہ، مولانا مفتی عبدالرزاق طوبیٰ مسجد کوئٹہ، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا مفتی عظمت اللہ بنوں، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد ابراہیم ادہمی لکی مروت، مولانا خورشید عادل پشاور، مولانا مفتی مسعود احمد سومرو، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور، راقم اللہ وسایا، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور۔

مہمانان خصوصی: شیخ الحدیث مولانا محمد مکی حبیب المدارس علی پور، محترم مولانا محمد مکی مکہ مکرمہ۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا قاضی احسان احمد، معاونین مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا خبیب احمد ٹوبہ۔

دستار بندی

اس موقعہ پر جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں درجہ تخصص اور دورۂ حدیث شریف کے فضلاء اور قرآن مجید کے حفاظ کی بھی دستار بندی کرائی گئی۔ اس سے قبل تفصیل سے مولانا قاضی احسان احمد نے جامعہ کا تعارف کرایا۔ دستار بندی کرانے والے بزرگان گرامی قدر کے اسماء مبارک یہ ہیں:

حضرت صاحبزادہ خلیل احمد، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور، شیخ الحدیث حضرت مولانا خلیل اللہ رحیم یار خان، حضرت صاحبزادہ نجیب احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں، شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور کہروڑپکا، حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ کراچی، حضرت مولانا محب اللہ لورالائی، حضرت مولانا محمد عابد خیر المدارس ملتان، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، حضرت مولانا اللہ داد کاکڑ خطیب جامع مسجد ژوب، حضرت مولانا ظہور احمد علوی اسلام آباد، محترم جناب صاحبزادہ سعید احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا غلام اللہ ہالیجوی فرزند سائیں عبدالصمد ہالیجوی، حضرت مولانا محمد مکی علی پور۔

تخصص فی علوم ختم نبوت

تخصص فی علوم ختم نبوت کے رفقاء سال سوم ۲۰۱۷ء کی تعداد مسلسل نمبر کے حساب سے ۷۷ تھی۔ ۲۰۱۷ء میں تخصص فی الفقہ کے سال اوّل (۳۹-۱۴۳۸ھ) کی تعداد ۹ تھی۔ تخصص فی علوم ختم نبوت کل تعداد ۷۷ میں تخصص فی الفقہ کے ۹ ساتھیوں کو شامل کریں تو کل تخصص کرنے والے حضرات کی تعداد چھیاسی (۸۶) بنتی ہے۔ جس کی فہرست لولاک جنوری ۲۰۱۹ء کے ص ۱۱، ۱۲ پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(۴۰-۱۴۳۹ھ) میں دونوں تخصصات کو ایک کر دیا گیا۔ اس سال کل گیارہ حضرات نے تخصص کیا۔ جن کی دستار بندی ۳۸ ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر ۱۱/۱۰/اکتوبر ۲۰۱۹ء قبل از جمعہ کرائی گئی۔ ان متخصصین حضرات علماء کرام کے اسماء گرامی یہ ہیں:

مسلسل	نمبر شمار	اسم گرامی	ضلع
۸۷	۱	مولوی اللہ ودھایا	خیر پور میرس
۸۸	۲	مولوی امیر حمزہ	خیر پور میرس
۸۹	۳	مولوی سمیع اللہ	کوئٹہ
۹۰	۴	مولوی اعجاز خان	مردان
۹۱	۵	مولوی طفیل احمد	لوئر دیر
۹۲	۶	مولوی فہیم اللہ	پشاور
۹۳	۷	مولوی محمد طارق معاویہ	مظفر گڑھ
۹۴	۸	مولوی محمد مدثر	چنیوٹ
۹۵	۹	مولوی طارق عزیز	فیصل آباد
۹۶	۱۰	مولوی سجاد الرحمن	محراب پور
۹۷	۱۱	مولوی عصمت اللہ	نوشہرو فیروز

دورۂ حدیث شریف کے فضلاء کرام کی دستار بندی

۱۴۳۷ھ کے شوال میں دورۂ حدیث شریف کا جامعہ عربیہ ختم نبوت میں آغاز کیا گیا۔ سال اوّل کے فضلاء کی تعداد ۱۲ تھی۔ سال دوئم کے فضلاء کی تعداد ۱۶ تھی۔ کل تعداد دو سالوں کی اٹھائیس بنتی ہے جن کی فہرست ماہنامہ لولاک جنوری ۲۰۱۹ء کے ص ۱۲، ۱۳ پر موجود ہے۔ دورۂ حدیث کے سال سوم (۱۴۳۹ھ، ۱۴۴۰ھ) کی تعداد بیس تھی۔ ۱۱/۱۰/اکتوبر ۲۰۱۹ء کو قبل از جمعہ دستار بندی کرائی گئی۔ جن کی فہرست یہ ہے:

مسلسل	نمبر شمار	اسم گرامی			ضلع
۲۹	۱	مولوی محمد سلمان	ولد	نذیر احمد	رحیم یار خان
۳۰	۲	مولوی محمد مظہر	ولد	محمد افضل	مظفر گڑھ
۳۱	۳	مولوی محمد عامر سلطان	ولد	کریم بخش	چنیوٹ
۳۲	۴	مولوی محمد امین	ولد	محمد ابراہیم	رحیم یار خان
۳۳	۵	مولوی شعیب احمد	ولد	عبداللہ	رحیم یار خان
۳۴	۶	مولوی عتیق الرحمن	ولد	عبدالرحمن	چنیوٹ

۳۵	۷	مولوی محمد عرفان	ولد	محمد رمضان	سرگودھا
۳۶	۸	مولوی محمد وسیم	ولد	گلزار احمد	چنیوٹ
۳۷	۹	مولوی محمد اطہر	ولد	قاری محمد طاہر	چنیوٹ
۳۸	۱۰	مولوی محمد علی	ولد	احمد علی	چنیوٹ
۳۹	۱۱	مولوی محمد سلیم	ولد	محمد اقبال	کراچی
۴۰	۱۲	مولوی عبدالقدیر	ولد	غلام محمد	مظفرگڑھ
۴۱	۱۳	مولوی عبدالغنی	ولد	محمد ظریف	بلوچستان
۴۲	۱۴	مولوی محمد فیصل	ولد	محمد صادق	چنیوٹ
۴۳	۱۵	مولوی محمد عامر شہزاد	ولد	رفیق الدین	منڈی بہاؤالدین
۴۴	۱۶	مولوی حفیظ الرحمٰن	ولد	محمد شریف	بہاول نگر
۴۵	۱۷	مولوی محمد عثمان شاد	ولد	رحیم بخش	بہاول پور
۴۶	۱۸	مولوی اللہ ورایا	ولد	اللہ داد	سندھ
۴۷	۱۹	مولوی محمد یونس	ولد	نور احمد	رحیم یار خان
۴۸	۲۰	مولوی محمد بلال	ولد	عبدالحمید	رحیم یار خان

شعبہ تحفیظ القرآن الکریم (۴۰-۱۴۳۹ھ)

جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر درجہ حفظ وگردان سے فارغ ہونے والے طلباء کی تعداد ۳۰۶ کی فہرست لولاک جنوری ۲۰۱۹ء کے ص ۱۳، ۱۴ پر چھپ چکی ہے۔ اس سال ۴۰-۱۴۳۹ھ میں حفظ وگردان کے طلباء کی تعداد ۲۳ تھی۔ جن کی ۳۸ ویں سالانہ آل پاکستان کانفرنس میں ۱۱/اکتوبر ۲۰۱۹ء قبل از جمعہ دستار بندی کرائی گئی۔ ان کی فہرست یہ ہے:

مسلسل	نمبر شمار	اسم گرامی			ضلع
۳۰۷	۱	حافظ محمد عفان	ولد	محمد نصیر	لاہور
۳۰۸	۲	حافظ محمد زبیر	ولد	محمد عظیم	چنیوٹ
۳۰۹	۳	حافظ محمد نعمان	ولد	مہر لیاقت علی	چنیوٹ
۳۱۰	۴	حافظ محمد عرفان	ولد	اللہ دتہ	چنیوٹ
۳۱۱	۵	حافظ محمد رمیز	ولد	محمد وارث	چنیوٹ
۳۱۲	۶	حافظ عادل حسن	ولد	محمد یوسف	چنیوٹ
۳۱۳	۷	حافظ محمد حسین معاویہ	ولد	محمد افضل	چنیوٹ
۳۱۴	۸	حافظ محمد اصغر	ولد	سونا خان	ڈیرہ غازی خان

۳۱۵	۹	حافظ احسان احمد ولد عبدالغفار	ملتان
۳۱۶	۱۰	حافظ جمیل خان ولد تاج خان	چنیوٹ
۳۱۷	۱۱	حافظ محمد بلال ولد خضر حیات	چنیوٹ
۳۱۸	۱۲	حافظ معین الدین ولد مولانا غلام رسول	رحیم یار خان
۳۱۹	۱۳	حافظ اکرام حیدر ولد محمد نواز	سرگودھا
۳۲۰	۱۴	حافظ محمد عمر فاروق ولد غلام شبیر	مظفر گڑھ
۳۲۱	۱۵	حافظ محمد علی ولد محمد لطیف	چنیوٹ
۳۲۲	۱۶	حافظ محمد حسان ولد غلام عباس	خانیوال
۳۲۳	۱۷	حافظ محمد احمد ولد امتیاز احمد	چنیوٹ
۳۲۴	۱۸	حافظ ذیشان معاویہ ولد محمد ابراہیم	چنیوٹ
۳۲۵	۱۹	حافظ مستقیم ولد عبیداللہ	چنیوٹ
۳۲۶	۲۰	حافظ یحییٰ وقاص ولد محمد عارف	چنیوٹ
۳۲۷	۲۱	حافظ امیر حمزہ ولد عمر فاروق	چنیوٹ
۳۲۸	۲۲	حافظ سلیم اللہ خان ولد ریاض احمد	جھنگ
۳۲۹	۲۳	حافظ حسن جلال ولد محمد حیات	چنیوٹ

خطبہ ونماز جمعہ

ان بیانات ودستار بندی کے بعد جمعہ کی ادائیگی کا مرحلہ تھا۔ اسٹیج پر بیٹھے بیٹھے خیال آیا مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد سے مشورہ کیا کہ امام صاحب خطبہ وجماعت کے لئے پنڈال میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر خطبہ جمعہ جامعہ کے غربی برآمدہ میں لائبریری کے دروازہ کے سامنے ہوجائے۔ نماز جمعہ کے لئے امام صاحب کا مصلیٰ لائبریری کے دروازہ میں بچھوادیا جائے اور وہ وہاں امامت کرائیں تو غربی برآمدہ مکمل دوصفیں، غربی برآمدہ کی دوسری منزل پر دوصفیں اور پہلے والی جگہ پنڈال میں امام صاحب والی صف، مکمل پانچ صفوں کا اضافہ ہوجائے گا۔ مگر آدھ گھنٹہ میں انتظام کرنا ذرا مشکل امر تھا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے انتظام کی ذمہ داری اٹھالی۔ مولانا محمد وسیم اسلم کو بمعہ سیکورٹی کے لائبریری کے پاس کھڑا کردیا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے اعلان کردیا۔ یوں اس سال جمعہ کی نماز کے لئے اوپر نیچے پانچ مزید صفوں کا اضافہ ہوگیا۔

قارئین کرام! جامعہ کی بلڈنگ کی دوسری منزل غربی جانب گزشتہ سال مکمل تھی۔ فرش، رنگ، بجلی، پانی کے مراحل باقی تھے۔ گزشتہ سال کانفرنس پر جزوی فائدہ تو اس منزل سے اٹھایا گیا۔ اس سال فرش،

رنگ وروغن، پانی، بجلی سب کام مکمل تھے۔ الحمدللہ! بہت سہولت ہوگئی۔ رات کے اجلاس میں دوسری منزلوں کے دونوں برآمدوں اور کمروں میں بیٹھ کر سامنے اسٹیج سے براہ راست یا سکرین کے ذریعہ کانفرنس کی مکمل کارروائی دیکھی گئی۔ فالحمدللہ ! اس سے اس سال بہت سہولت رہی۔ جمعہ پر بھی اس نئے انتظام سے غربی جانب کے اوپر نیچے کے برآمدے، مکمل پنڈال اور شرقی جانب اوپر نیچے کے دونوں برآمدے اور تمام کمرے اور شرقی جانب کی چھت پر بھی نمازیوں کی صفیں ہی صفیں تھیں۔ کانفرنس کے اجتماع گاہ میں خطبہ جمعہ اور جماعت کی امامت ودعا کے فرائض حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ جمعہ کی اذان ڈیڑھ بجے ہوئی۔ سنتوں کی ادائیگی کے بعد خطبہ وجماعت ہوئی۔ مسجد میں دوسری جمعہ کی نماز ہوئی۔ حسب سابق وہ پنڈال بھی اور دائیں بائیں کے گراسی پلاٹ، کھانے کا پنڈال سمیت نمازیوں سے اٹے ہوئے تھے۔ فالحمدللہ!

آخری نشست: ۱۱؍اکتوبر ۲۰۱۹ء بعد از جمعہ

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب

مہمانان خصوصی: حضرت پیر ناصرالدین خاکوانی، مولانا محمد مکی علی پور، مولانا ظہور احمد علوی اسلام آباد، پیر صاحبزادہ عبدالقادر رائے پوری سرگودھا، جناب رضوان نفیس لاہور، حضرت قاری محمد یاسین فیصل آباد۔

تلاوت: قاری مشتاق احمد امیر مجلس قصور۔

نعت: فضل امین شاہ، جناب سید سلمان گیلانی۔

قراردادیں: حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ امیر مجلس کراچی۔

خطاب: جناب محمد اسلم گھچیلا سرگودھا، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن، حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، حضرت علامہ شاہ محمد اویس نورانی۔

آخری خطاب: قائد انقلاب اسلامی، مفکر اسلام مولانا فضل الرحمٰن امیر متحدہ مجلس عمل پاکستان۔

دعائے اختتام: حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی۔

عصر کی اذان وجماعت اور پھر آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی منظور شدہ قراردادیں

۞...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ''۳۸ ویں آل پاکستان دوروزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس'' چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعوین،

مندوبین، ضلعی انتظامیہ اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار رہوئی۔

- تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے قانون کو غیر مؤثر اور ختم کرانے کی قادیانی سازشیں بام عروج کو پہنچ چکی ہیں۔ یہ اجتماع حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے قوانین کے خلاف اندرونی وبیرونی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے۔
- فوج کا ماٹو جہاد ہے جبکہ قادیانی جہاد کے منکر ہیں۔ لہٰذا آئندہ انہیں فوج میں کمیشن نہ دیا جائے۔
- ملک بھر کے تمام سول اور فوج کے محکموں سے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔
- یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا کا اجراء اور نفاذ کیا جائے اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف بھی تحویل میں لیا جائے۔
- اقوام متحدہ کے ہائی کمیشن برائے انسانی حقوق کی جانب سے جموں کشمیر برائے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ضمن میں ۱۴؍جون ۲۰۱۸ء کی رپورٹ جس میں آزاد کشمیر اسمبلی کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے عمل کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے اور ساتھ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سے ناموس رسالت کا قانون ۲۹۵-سی کو بھی واپس کرنے کا مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانان عالم اقوام متحدہ کے ادارے کے اس غیر ذمہ دارانہ اور اس کے مینڈیٹ سے ہٹ کر کی گئی، کارروائی کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم اقوام متحدہ پر یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم اقوام متحدہ کو اپنا مذہبی دارالافتاء نہیں مانتے۔ ادارے کو صرف ان ہی امور پر اپنی توجہ مرکوز رکھنی چاہئے جن کا اسے مینڈیٹ حاصل ہے۔
- قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنا عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے۔ جو سٹیٹ در سٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔
- ملک بھر کی عسکری تنظیموں پر پابندی ہے۔ لیکن قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھٹی دی جا چکی ہے۔ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔
- یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو بلا استثناء مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔
- یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دنیا بھر میں پاکستانی سفارت کاروں کے ذریعہ عالمی سطح پر اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کے جھوٹے پروپیگنڈہ کے تدارک کے لئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔

نفیرِ عام

جانباز مرزا رحمۃ اللہ علیہ

مسلمانوں حیات جاوداں پانے کے دن آئے
وطن کی راہ میں مٹ کر سنور جانے کے دن آئے

بھڑک اٹھے ہیں پھر سے آتش نمرود کے شعلے
انہیں پھر روح ابراہیمؑ دکھلانے کے دن آئے

جو ہے محفوظ اب بھی کربلا کی خاک کے اندر
اسی خون شہادت کے ابھر آنے کے دن آئے

تمہارے خون ناحق پر شفق کی سرخیاں روئیں
تمہارے خون ناحق کے صلہ پانے کے دن آئے

جلاڈالی تھیں تم نے کشتیاں اندلس کے ساحل پر
مسلماں! پھر تیری تاریخ دہرانے کے دن آئے

جہاں سے تین سو تیرہ چلے تھے تم مسلمانو!
انہیں ماضی کی راہوں پر پلٹ جانے کے دن آئے

محمد ابن قاسمؒ جو عرب سے ساتھ لائے تھے
وہی شمشیر جوہر دار چمکانے کے دن آئے

جوانان وطن اٹھو، کفن بردوش ہو جاؤ!
جہاد فی سبیل اللہ پر جانے کے دن آئے

تپش سورج سے لو اور آسماں سے بجلیاں چھینو
عدو کے آشیاں پر آگ برسانے کے دن آئے

وطن کی آبرو باقی رہی تو تم بھی باقی ہو!
وگرنہ پھر غلامی میں الجھ جانے کے دن آئے

وطن کا ذرہ ذرہ دیکھئے آواز دیتا ہے
مسلمانو! اٹھو جانباز بن جانے کے دن آئے

(مندرجہ بالا نظم ۳ جنوری ۱۹۶۴ء کو لاہور بیرون موچی دروازہ پر جلسہ عام میں پڑھی گئی۔)

امام الانبیاء ﷺ سے متعلق حضرات صحابہ کرامؓ کے آداب

مولانا عبدالصمد

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کا ادب واحترام، تعظیم وتکریم آج بھی ایسے ہی ہر مسلمان پر واجب اور لازم ہے جیسے آپ ﷺ کی زندگی میں ہر مسلمان پر لازم تھا۔ کیونکہ آپ ﷺ آج بھی روزۂ مبارک میں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ کو رزق دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام اور ائمہ کرام میں آپ ﷺ کا جیسے ادب احترام کرنے کا حق تھا وہ حق ادا کیا۔ ہمارے وہ حضرات بہترین نمونہ ہیں۔ اس لئے درج ذیل عبارت میں ان حضرات کے ادب کے کچھ نمونے یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضور ﷺ کا ایسے ہی ادب احترام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، جیسے ان حضرات نے کیا تھا۔ یہ ادب واحترام، تعظیم وتکریم درج ذیل صورتوں میں لازم ہے:

☆ ...... آپ ﷺ کی ذات گرامی کے ذکر کے وقت۔

☆ ...... آپ ﷺ کی اوصاف کے ذکر کے وقت۔

☆ ...... آپ ﷺ کے نامۂ مبارک کے ذکر کے وقت۔

☆ ...... آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سنتوں کے ذکر کے وقت۔

☆ ...... آپ ﷺ کی تمام حرکات وسکنات کے ذکر کے وقت۔

☆ ...... آپ ﷺ کے آل کے ذکر کے وقت۔

☆ ...... آپ ﷺ کی اولاد اور رشتہ داروں کے ذکر کے وقت۔

☆ ...... آپ ﷺ کے اہل بیتؓ یعنی ازواج مطہراتؓ کے ذکر کے وقت۔

☆ ...... آپ ﷺ کے صحابہ کے ذکر کے وقت۔

حضرت ابراہیم التجیبیؒ فرماتے ہیں کہ ہر مؤمن پر واجب ہے کہ جب کوئی بذات خود آپ ﷺ کا ذکر کرے یا کوئی اور کرے تو ظاہری اعتبار سے خضوع کرے یعنی عاجزانہ صورت بنائے اور باطنی اعتبار سے خشوع اختیار کرے۔ یعنی دل میں خوف پیدا کرے اور بہ تکلف توقیر اور ادب کرے۔ اگر متحرک ہے تو ساکن ہو جائے اور اپنے آپ کو ایسا بنائے گویا آپ ﷺ کے سامنے موجود ہے اور ایسا ادب اختیار کرے کہ جیسا اللہ پاک نے ادب سکھایا ہے۔ یعنی آواز کو پست کرے۔

ا...... حضرت عروہ بن مسعودؓ کو (اسلام لانے سے قبل) جب اہل مکہ نے صلح حدیبیہ والے سال

حضور ﷺ کے پاس مذاکرات کے لئے بھیجا تھا تو حضرت عروہؓ نے دیکھا کہ صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی کس طرح تعظیم، ادب واحترام وتکریم کرتے ہیں۔ حسن وعقیدت اور صدق واخلاص کا ایسا عجیب وغریب منظر دیکھ کر حیران ہوئے۔ اس طرح کے مناظر اس سے پہلے نہ دیکھے تھے اور نہ سنے تھے۔ مکہ واپس آ کر لوگوں کے سامنے اس طرح نقشہ کھینچا: ۱...... جب آپ ﷺ وضو کرتے ہیں تو وضو کا استعمال شدہ پانی لینے کے لئے صحابہ کرام ایسی چھینا جھپٹی کرتے ہیں جیسے باہم لڑ پڑیں گے۔ پھر اس پانی کو لے کر اپنے چہروں اور کھال پر مل لیتے ہیں۔ ۲...... جب آپ ﷺ کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو ہر صحابی یہ چاہتا ہے کہ سب سے پہلے میں اس حکم کو بجالاؤں۔ ۳...... جب آپ ﷺ کے دہن سے تھوک یا بلغم نکلتا ہے تو زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ ہاتھوں ہاتھ اس کو لے لیتے ہیں اور اپنے چہروں اور جسم کے کسی حصہ پر مل لیتے ہیں۔ ۴...... آپ ﷺ آب بینی (ناک سے بہا پانی) کو پھینکتے ہیں تو اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہاتھوں ہاتھ لے کر اپنے منہ اور ہاتھ پر مل لیتے ہیں۔ ۵...... جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو ایک سناٹا چھا جاتا ہے۔ گویا ہر شخص سراپا گوش بنا ہوا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ ۶...... جب آپ ﷺ حجامہ کراتے ہیں تو کوئی بال نیچے گرنے نہیں پاتا۔ وہ ان بالوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں۔ حضرت عروہؓ نے یہ مناظر اپنی قوم مکے والوں کو بیان کر کے کہا کہ میری قوم خدا کی قسم! میں بادشاہوں کے پاس گیا ہوں۔ قیصر (روم کے بادشاہ کا لقب)، قصریٰ (فارس کے بادشاہ کا لقب)، نجاشی (حبشہ کے بادشاہ کا لقب) کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن با خدا کسی کے ساتھیوں کو بادشاہ کی ایسی تعظیم کرتے نہیں دیکھا جیسے محمد ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک اچھی بات کی پیشکش کی ہے۔ تم اس کو قبول کرلو۔ قریش نے جواب دیا نہیں۔ اس سال تم ان کو واپس کردو۔ آئندہ سال لوٹ کر آجائیں اور عمرہ کریں۔ عروہ نے کہا مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ تم پر مصیبت آپڑنے والی ہے۔ یہ کہہ کر عروہ اپنے ساتھیوں کو لے کر طائف واپس چلا گیا۔ (الشفاء ج۳ ص۳۹۲)

۲...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور حجام آپ ﷺ کے بال اتار رہا تھا اور آپ ﷺ کو صحابہ کرامؓ نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا۔ وہ حضرات نہیں چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کا کوئی بال مبارک نیچے گرے بلکہ ان کی کوشش تھی یہ برکت ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ آئے۔ (الشفاء ج۳ ص۳۹۴)

از خدا خواہیم توفیق ادب   بے ادب محروم ماند از فضل رب

۳...... حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کے گھر مبارک کا دروازہ آپ ﷺ کے ادب واحترام کی وجہ سے اپنے ناخنوں سے کھٹکھٹایا کرتے تھے۔ (الادب المفرد ج۱ ص۳۷۱)

۴...... حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار میں سے ایک کے جنازے پر نکلے۔ جب ہم قبر تک پہنچے تو ابھی قبر تیار نہیں ہوئی تھی۔ ہم سب آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ اس طرح غایت ادب واحترام میں بے حس وحرکت بیٹھ گئے کہ ’’کان علیٰ رؤسنا الطیر‘‘ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج۱ص۳۸۶)

۵…… ابن شماس مہری سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایک لمبی حدیث بیان فرمائی۔ اس میں فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ سے سب سے زیادہ محبت تھی۔ آپ سے زیادہ کسی اور سے محبت نہیں تھی اور میری نظر میں آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں تھا اور میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا تھا کہ آپ کے ادب واحترام کی وجہ سے آنکھ بھر کر دیکھ سکوں۔ اگر میں آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرنا چاہوں تو نہیں کرسکتا۔ کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو آنکھ بھر کبھی دیکھ نہیں سکا۔ (الشفاء ج۳ص۳۹۱)

۶…… حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لاتے تھے اور مہاجرین اور انصار کی جماعت پہلے سے مسجد نبوی میں موجود ہوتی تھی تو کوئی بھی صحابی آپ ﷺ کے عظمت وجلال کی وجہ سے آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ نہیں سکتے تھے۔ سوائے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے، یہ حضرات آپ ﷺ کو دیکھتے تھے اور آپ ﷺ ان کو دیکھتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے تھے۔ (الشفاء ج۳ص۳۹۱)

۷…… حضور ﷺ نے جب حضرت عثمانؓ کو صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ والوں کی طرف بھیجا اور پیغام دیا کہ ہم عمرہ کرنے آئے ہیں، لڑنے نہیں آئے۔ اس لئے ان کو اجازت دے دو۔ مشرکین نے کہا اے عثمان! آپ عمرہ کریں۔ لیکن ہم محمد ﷺ کو اجازت نہیں دے سکتے۔ اس وقت حضرت عثمانؓ نے فرمایا: ’’میں طواف نہیں کرسکتا۔ جب تک کہ رسول اللہ ﷺ طواف نہ کریں۔ (الشفاء ج۳ص۳۹۴)

۸…… علامہ قسطلانی ؒ لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی اکثر صحابہ کرامؓ جب کبھی آپ ﷺ کا ذکر کرتے تو غایت ادب میں ان کے سر جھک جاتے۔ جسموں پر کپکپی طاری ہو جاتی اور بے ساختہ رونے لگتے۔ (المواہب لدنیہ ج۳ص۳۵۴)

۹…… حضرت اسامہ بن شریکؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی زیارت اور ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو میں نے صحابہ کرامؓ کی جماعت کو دیکھا تو آپ ﷺ کے آس پاس تشریف فرما تھے۔ ادب واحترام کی وجہ سے اس طرح بے حرکت بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یعنی اگر بالفرض ان کے سروں پر پرندے بیٹھ جائیں تو کیا حرکت کریں گے؟ ہرگز نہیں۔ (الشفاء ج۳ص۳۹۴)

۱۰…… ادب واحترام کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کو خود سوال کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی بلکہ کسی دیہاتی کو آگے کر کے ان سے سوال کرواتے تھے۔ اس طرح کا واقعہ ہے کہ ایک بار صحابہ کرامؓ نے ایک شخص کو کہا کہ حضور ﷺ سے پوچھیں کہ اس آیت کا مصداق کون ہے؟ ’’عمن قضٰی نحبہ من المؤمنین رجال صدقوا‘‘ چنانچہ دیہاتی نے سوال کیا: آپ ﷺ نے اس وقت جواب عطاء نہیں فرمایا۔ اچانک تھوڑی دیر کے

بعد حضرت طلحہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس آیت کے مصداق یہ طلحہ ہیں۔ (الشفاء ج۲ ص۳۹۴)

۱۱...... حضرت قیلہ بنت مخرمہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو مسجد شریف میں کچھ ایسی عاجزانہ صورت میں گوٹ مارے بیٹھے دیکھا کہ میں رعب کی وجہ سے کانپنے لگی۔ (الشفاء ج۲ ص۳۹۵، ابوداؤد ج۲ ص۲۷۵)

۱۲...... حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ سے کوئی بات پوچھنا چاہتا تھا لیکن آپ ﷺ کے رعب اور ادب واحترام کی وجہ سے دو سال تک سوال نہیں کرسکا۔ (الشفاء ج۲ ص۳۹۶)

۱۳...... حضرت مصعب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مالک کا تو حال یہ تھا کہ جب کبھی حضور ﷺ کا ذکر آپ کے سامنے کیا جاتا تو آپ کا رنگ تبدیل ہو جاتا۔ کمر جھک جاتی۔ حتیٰ کہ مجلس میں بیٹھنے والوں پر یہ بات سخت گراں گزرتی تھی۔ کسی نے اس حوالے سے آپ سے بات کی۔ اس پر امام مالک نے فرمایا جو کچھ میں حالت مکاشفہ میں آپ کے جمال وجلال وکمال کا مشاہدہ کرتا ہوں اگر تم بھی دیکھ لو تو تم پر میری حالت ناگوار نہ گزرے گی۔ (الشفاء ج۲ ص۳۹۹)

۱۴...... بنو عباس کے دوسرے خلیفہ ابوجعفر مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ امام مالک سے باآواز بلند بحث ومباحثہ کرنے لگے۔ امام مالک نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! اپنی آواز کو مسجد نبوی میں بلند نہ کرو۔ کیونکہ حضور ﷺ کی قبر مبارک قریب ہے اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ادب سکھاتے ہوئے فرمایا: اپنی آواز کو حضور ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ جیسے قرآن پاک میں ہے:''لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی...... الخ!''اور اللہ رب العزت نے اس قوم کی تعریف فرمائی ہے جو اپنی آواز حضور ﷺ کی آواز سے پست رکھتے ہیں جیسے فرمایا گیا:''ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله...... الخ!''اور ایسی قوم کی مذمت فرمائی جو لوگ آپ ﷺ کو بلند آواز سے حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں۔''ان الذین ینادونک من وراء الحجرات''آپ ﷺ کا ادب واحترام آج بھی ایسے ضروری ہے جیسے زندگی میں ضروری تھا۔ ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی یہ گفتگو سن کر اپنی آواز کو پست کر دیا۔ (الشفاء ج۲ ص۳۹۷)

۱۵...... ابوجعفر نے ایک بار امام مالک سے پوچھا کہ روضہ پاک کی زیارت کے بعد میں دعا قبلہ کی طرف منہ کر کے کروں یا قبر اطہر کی طرف منہ کر کے کروں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں بلکہ آپ اپنے چہرے کا رخ روضہ پاک کی طرف کر کے ہی دعا کریں اور آپ کے ذریعے شفاعت طلب کریں اور اپنی مرادوں اور حاجات میں کامیابی کے لئے آپ ﷺ کی قبر کا وسیلہ اختیار کریں۔ کیونکہ حضور ﷺ آپ کے لئے بھی وسیلہ ہیں اور آپ کے باپ آدم علیہ السلام کے لئے بھی وسیلہ ہوں گے قیامت کے دن۔ اللہ پاک آپ ﷺ کی شفاعت آپ کے بارے میں قبول فرمائیں گے۔ کیونکہ اللہ پاک نے خود فرمایا:''ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک...... الخ!'' (الشفاء ج۲ ص۳۹۸)

۱۶...... محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سید القراء تھے۔ان کی حالت یہ تھی جب کبھی حدیث کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا تو حدیث کے ادب واحترام کی وجہ سے ان پر گریہ حالت طاری ہو جاتی تھی اور گریہ کی حالت اتنی شدت اختیار کر جاتی تھی کہ سوال کرنے والوں کو بھی رحم آ جاتا تھا۔ (الشفاء ج۲ص۳۹۹)

۱۷...... امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ مشہور اہل بیتؓ امام ہیں۔کثیر المزاح والتبسم تھے۔لیکن حضور ﷺ سے محبت اتنی شدید تھی کہ جب کبھی ان کی خدمت میں حضور ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو حضور ﷺ کے ادب واحترام کی وجہ سے رنگ زرد ہو جاتا تھا اور حضور ﷺ کی حدیث کو بغیر وضو کے نہیں بیان فرماتے تھے۔امام جعفر صادق کو ہمیشہ تین حالتوں میں دیکھا گیا:۱......نماز کی حالت میں۔۲......خاموش صرف وہ بات فرماتے جو نافع ہو، غیر نافع سے ہمیشہ اعراض کیا۔۳......قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے۔ (الشفاء ج۲ص۴۰۰)

۱۸...... عبدالرحمٰن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پڑپوتے ہیں۔ان کو بھی حضور ﷺ سے والہانہ قسم کی محبت تھی۔ان کے سامنے حضور ﷺ کا ذکر کیا جاتا تھا تو ادب واحترام کی وجہ سے رنگ تبدیل ہو جاتا۔دیکھنے والا یہ سمجھتا تھا کہ آپ کے جسم سے خون جاری ہو گیا ہے۔آپ کی زبان منہ میں بند ہو جاتی۔راوی کہتے ہیں کہ ابن زبیر والے سال میرا ان کے پاس جانا ہوا اور میں نے دیکھا جب آپ کے پاس حضور ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو آپ پر بہت ہی زیادہ گریہ کی حالت طاری ہو جاتی تھی۔اتنا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو باقی نہیں رہتے تھے۔ (الشفاء ج۲ص۴۰۰)

۱۹...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوایوب السختیانی رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کی محبت میں اتنے غرق تھے جب کبھی ان کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جاتا تھا تو آپ ﷺ کی عظمت، جلال وجمال کی وجہ سے ان پر گریہ کی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ (الشفاء ج۲ص۳۹۹)

۲۰...... محمد بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ مشہور امام ہیں۔رہن سہن میں لوگوں کے ساتھ بہت ہی نرم خو تھے اور لوگوں کے ساتھ بہت ہی محبت سے پیش آتے تھے۔حضور ﷺ کے ساتھ ان کی محبت مثالی تھی۔ان کے سامنے جب کبھی حضور ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو وہ ایسے ہو جاتے تھے گویا نہ وہ کسی کو پہچانتے ہیں نہ کوئی ان کو پہچانتا تھا۔ (الشفاء ج۲ص۴۰۱)

۲۱...... حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ بڑے عبادت گزار تھے۔چالیس سال تک رات کو نہیں سوئے۔ان کا شمار مجتہدین میں ہوتا ہے۔ان کی بھی حضور ﷺ کے ساتھ عجیب وغریب محبت تھی۔ان کے سامنے جب حضور ﷺ کا ذکر کیا جاتا تھا تو ان پر بھی گریہ کی حالت طاری ہو جاتی تھی۔لوگ ان کو اس حالت میں چھوڑ کر کے چلے جاتے تھے۔لیکن ان پر گریہ جاری رہتا۔ (الشفاء ج۲ص۴۰۱)

۲۲...... حضرت قتادہؓ کا حال یہ تھا کہ آپ ﷺ کی حدیث پاک سنتے تو آپ کے سینے سے رونے کی آواز آتی تھی اور آپ کو بے چینی لاحق ہو جاتی تھی۔’’الدین کلہ ادب‘‘ (الشفاء ج۲ص۴۰۱)

متفرق فضائل از مسلم شریف

قسط نمبر:1

مولانا محمد شاہد ندیم

حضور اکرم ﷺ کے اخلاق کریمانہ

۱...... حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں: میں نے کہا اے ام المؤمنین (امی عائشہؓ) مجھے آپ ﷺ کے اخلاق کے متعلق بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا نبی اللہ ﷺ کے اخلاق تو قرآن ہے۔ (مسلم شریف ج۱ص۲۵۶)

۲...... حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نرم دل آدمی تھے۔ جب بھی حضرت عائشہؓ کسی شئے کا ارادہ فرماتیں تو آپ ﷺ لاڈ مان لیتے۔ ’’اذا هويت الشي تابعها عليه‘‘ (مسلم ج۱ص۳۹۱)

۳...... حضرت منذر بن جریرؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ خوشی میں ہوتے ہیں تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ایسے چمک اٹھتا گویا کہ اس میں سونا پلٹ دیا گیا ہے۔ ’’كانه مذهبة‘‘

(مسلم شریف ج۱ص۳۲۷)

۴...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ ﷺ پر نجرانی موٹے کنارے والی چادر تھی ایک اعرابی آیا۔ اتنا زور سے کھینچا کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک پر نشان پڑ گیا۔ پھر کہنے لگا یا محمد! جو اللہ کا مال آپ کے پاس ہے میرے لئے بھی اس میں سے حکم فرمائیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر مسکرا پڑے۔ پھر دینے کا حکم فرمایا۔ ’’فضحک ثم امر له بعطاء‘‘ (مسلم ج۱ص۳۳۷)

۵...... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ بسا اوقات نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ ﷺ ہمارے گھر میں ہوتے تو کھجور کا بچھونا (پرچھ) جو آپ ﷺ کے نیچے بچھا ہوتا اس کا حکم فرماتے۔ اس کو صاف کر کے جھاڑا جاتا پھر آپ ﷺ امامت فرماتے اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ ’’ونقوم خلفه فيصلى بنا‘‘ (مسلم شریف ج۱ص۲۳۴)

۶...... حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے بنی عقیل کے آدمی کو قید کر لیا۔ آپ ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ بہت رحم دل اور نرم دل تھے تو اس نے پکارا یا محمد، یا محمد! آپ ﷺ متوجہ ہوئے۔ فرمایا کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب بدلہ کا بدلہ ہوگا۔ (تمہارا اسلام لانا آخرت کا معاملہ ہوگیا) آپ ﷺ چلے تو اس نے پھر آواز دی، یا محمد، یا محمد! آپ ﷺ متوجہ ہوئے۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلایئے۔ میں پیاسا ہوں مجھے پانی

پلائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تیری حاجت ہے۔ (پوری کرتے ہیں) پھر اس کو دو آدمیوں کے بدلے میں چھوڑا۔ ’’ھذہ حاجتک فقدی بالرجلین‘‘ (مسلم شریف ج۲ ص۴۵)

۷…… حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہا گیا رسول اللہ آپ مشرکین کے لئے بددعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ’’انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ‘‘ (مسلم شریف ج۲ ص۳۲۳)

۸…… حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا تو وہ لشکر بنی حنیفہ کے آدمی جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا وہ اہل یمامہ کا سردار تھا کو قید کر کے لایا تو اس کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ آپ ﷺ اس کی طرف تشریف لائے۔ فرمایا: تیرے پاس کیا ہے؟ اے ثمامہ! تو وہ کہنے لگا یا محمد! میرے پاس خبر ہے۔ اگر آپ قتل کریں گے تو ایک خون والے (یعنی مجرم) کو قتل کریں گے اور اگر آپ انعام کریں گے تو ایک شاکر پر انعام کریں گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو مانگیں دے دیا جائے گا، جتنا آپ چاہیں گے۔ آپ ﷺ اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔ دوسری کل پھر اس طرح سوال و جواب ہوئے۔ تیسری کل پھر بعینہٖ اسی طرح سوال و جواب ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو تو ثمامہ مسجد کے قریب باغ میں گئے۔ غسل کیا۔ پھر مسجد میں آئے اور پڑھنے لگے۔ ’’اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ‘‘اللہ کی قسم یا محمد! آپ سے زیادہ روئے زمین پر مجھے کوئی مبغوض نہ تھا۔ اب آپ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی مبغوض نہیں تھا۔ اب آپ ﷺ کے دین سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے شہر سے زیادہ کوئی شہر مبغوض نہ تھا۔ اب آپ ﷺ کے شہر سے زیادہ کوئی محبوب نہیں اور آپ کے شہر والوں نے مجھے پکڑا۔ دراں حالیکہ میرا عمرہ کا ارادہ تھا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے خوشخبری سنائی اور عمرہ کا حکم فرمایا۔ جب وہ مکہ میں آئے تو کسی کہنے والے نے ان سے کہا: ’’اصبوت‘‘ کیا آپ صابی یعنی بے دین ہو گئے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا نہیں میں آپ ﷺ پر اسلام لایا ہوں۔ (یعنی صحابی بن گیا ہوں) اللہ کی قسم تمہارے یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا۔ مگر یہ کہ آپ ﷺ اجازت دے دیں تو پھر آئے گا۔ (مسلم شریف ج۲ ص۹۴)

۹…… حضرت انسؓ فرماتے ہیں ایک فارس کے علاقہ کا آدمی آپ ﷺ کا پڑوسی تھا۔ وہ شوربہ اچھا بناتا تھا تو اس نے آپ ﷺ کے لئے شوربہ بنایا۔ پھر آکر دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ بھی ساتھ آئے گی۔ اس نے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر میں بھی نہیں۔ دوسری دفعہ آیا۔ تب بھی ایسے ہی ہوا۔ تیسری دفعہ آیا تو کہنے لگا جی ہاں! عائشہؓ بھی آجائیں۔ تو آپ ﷺ اور حضرت عائشہؓ تشریف لائے۔ راستے میں دوڑ بھی لگائی۔ حتیٰ کہ اس کے گھر آگئے۔ ’’فقامایتد افعان حتیٰ ایتا منزلہ‘‘ (مسلم ج۲ ص۱۷۶)

۱۰...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ضمادؓ مکہ میں آئے اور وہ قبیلہ شنوءۃ کی شاخ سے تھے۔ وہ جنون کا دم کرتے تھے تو انہوں نے مکہ کے بے وقوفوں سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ آپ ﷺ کو جنون ہے تو حضرت ضمادؓ نے کہا کہ اگر میں نے اس آدمی کو دیکھا تو شاید اللہ تعالیٰ اس کو میرے ہاتھ پر شفا دے دیں۔ راوی فرماتے ہیں ضماد آپ ﷺ سے ملے اور کہنے لگے یا محمد! میں اس جنون کا دم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں میرے ہاتھ پر شفا دے دیتے ہیں تو کیا آپ کو رغبت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:''ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد''تو ضماد کہنے لگا ان کلمات کو مجھ پر لوٹاؤ تو آپ ﷺ نے تین بار دہرائے تو ضماد کہنے لگا میں نے کاہنوں کا قول بھی سنا ہے اور جادوگروں کا قول بھی سنا ہے اور شاعروں کا قول بھی سنا ہے۔ لیکن ان جیسے کلمات میں نے نہیں سنے۔ یہ کلمات تو سمندر کی تہہ کو پہنچ رہے ہیں۔ پھر کہنے لگا ہاتھ بڑھائیں میں بیعت کرتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی قوم کی بھی؟ انہوں نے فرمایا قوم کی بھی۔ راوی فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر روانہ فرمایا جو حضرت ضمادؓ کی قوم سے گزرے تو صاحب لشکر نے لشکر سے پوچھا تم نے ان لوگوں (ضماد کی قوم) کی کوئی چیز لی ہے تو لشکر میں سے ایک آدمی نے کہا میں نے ان کا ایک لوٹا لیا ہے تو انہوں نے فرمایا: لوٹا واپس کردو۔ کیونکہ یہ ضمادؓ کی قوم ہے۔ (کیونکہ مسلمان سے معاہدہ ہوگیا) (مسلم شریف ج۱ص۲۸۶)

حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی کو صدمہ

حضرت اقدس مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ کی والدہ ماجدہ ۱۰/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات کو قضائے الٰہی سے وفات پاگئی۔ مرحومہ انتہائی نیک سیرت، صوم وصلوٰۃ، ذکر اذکار کی پابند خاتون تھیں۔ یادالٰہی میں مصروف رہنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ان کی انہی نیکیوں کی اللہ کریم کے ہاں مقبولیت کی دلیل ان کی نیک اولاد ہے۔ بالخصوص حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی جو کہ مجلس راولپنڈی کے امیر ہیں۔ آپ مجلس کے تمام امور کی نگرانی دلجمعی کے ساتھ فرماتے ہیں۔ حضرت اپنے مدرسہ کے مہتمم بھی ہیں۔ آپ کی اولاد میں بھی عالم فاضل ہیں۔ حضرت کی اولاد مدرسہ، مجلس کی سرپرستی پر تمام امور ایسے ہیں جن کا ثواب براہ راست حضرت کی والدہ مرحومہ کو جائے گا۔ ان شاء اللہ! آخر وقت میں بھی حضرت ہزاروی صاحب مدظلہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنس چناب نگر میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے تھے۔ راستہ میں تھے کہ والدہ کے انتقال کی خبر ملی۔ اگلے دن حضرت کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اللہ کریم حضرت کی والدہ کی قبر مبارک کو جنت کا باغ بنائے۔ پل پل، کروٹ کروٹ راحتیں نصیب فرمائیں۔ حسنات کو قبول فرمائیں۔ آمین! (حافظ محمد انس)

رسول اللہ ﷺ کی ارشاد فرمودہ دعائیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم ﷺ صبح کی نماز کے بعد اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لائے تو ام المومنین حضرت جویریہ مصلّی پر تشریف فرما تھیں۔ سورج بلند ہونے کے بعد آپ وہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تو یہیں بیٹھی رہی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ چار کلمات کہے پھر میں نے ان کو تین بار کہا، اگر ان کلمات کا وزن کیا جائے تو یہ کلمات اس سب پر بھاری ہو جائیں گے جو کچھ تو نے پڑھا۔ وہ کلمات یہ ہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضیٰ نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ''

۲...... دوسری روایت میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَذٰلِکَ''

۳...... ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل ہے فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ام المومنین حضرت جویریہؓ سے گزرے (صبح سویرے) وہ ایک جگہ پر بیٹھی ہوئی تھیں راوی نے جگہ کا نام بھی بتلایا۔ پھر آپ ﷺ دوپہر کے قریب دوبارہ گذرے تو ارشاد فرمایا کہ تو ابھی تک یہیں ہے۔ کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھلاؤں؟ پھر فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ'' تین بار۔ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفْسِہٖ'' تین بار۔ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ'' تین بار۔ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ'' تین بار پڑھا کرو۔

۴...... ایک اور روایت میں ہے کہ سرور دو عالم ﷺ حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے گذرے وہ ہونٹوں کو ہلا رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوامامہ کیا کر رہے ہو؟

انہوں نے کہا کہ اپنے رب کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے رات دن اور دن رات ذکر کرنے سے افضل ذکر نہ بتلاؤں؟ پھر فرمایا اس طرح کہو: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا کُلِّ شَیْءٍ.

فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے ساتھ بھی اسی طرح کہو یعنی ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ...... الخ سے'' آخر تک ملا کر پڑھو جیسے سُبْحَانَ اللّٰہِ کو ملا کر پڑھا ہے۔ (نبوی لیل ونہار)

زمانہ نبوت میں صحابہ کرامؓ کی سندھ آمد

مولانا ابوالحسن

مخدوم جعفر بوبکی ضلع دادو سندھ کی ایک تحریر مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی نے اپنے بیاض ہاشمی میں نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پانچ صحابیوں کے ہاتھ سندھ والوں کی طرف خط بھیجا تھا۔ جب وہ سندھ کے شہر نیرون (حیدرآباد) میں پہنچے تو کچھ لوگ وہاں مسلمان ہوئے۔ اس کے بعد دو صحابی اپنے سندھی میزبانوں کو ساتھ لے کر واپس چلے گئے اور تین صحابہ سندھ والوں کو اسلام کے احکام سکھاتے تھے اور یہیں نیرون (حیدرآباد) میں فوت ہوئے اور ان کی قبریں بھی یہیں ہیں۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ میں اسلام کا پیغام محمد بن قاسم فاتح سندھ سے بہت پہلے حضور ﷺ کے زمانہ میں پہنچ چکا تھا۔ اس روایت کی سند اگرچہ ہمیں نہیں مل سکی ہے۔ لیکن اس کی تائید تاریخ اور رجال کی دوسری کتابوں سے ہوتی ہے۔ جس کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سارے صحابہ کرامؓ سندھ میں آئے۔ جس میں سے کافی یہاں دفن ہیں۔

مشہور مؤرخ قاری اطہر مبارک کی پوری تحقیق کے مطابق اس طرح کے سترہ صحابہ کرامؓ کے نام ملتے ہیں۔ جو سندھ میں آئے:

۱...... حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ (ت:۵۱ھ)
۲...... حضرت حکم بن ابی العاصؓ (وفات: بعداز ۴۵ھ)،
۳...... حضرت ربیع بن زیاد حارثیؓ (ت:۵۰ھ)
۴...... حضرت حکم بن عمرو ثعلبیؓ (ت:۵۰ھ)
۵...... حضرت صحار بن عباس عبدیؓ (ت:۴۰ھ)
۶...... حضرت عبداللہ بن عمیر اشجعیؓ،
۷...... حضرت عبیداللہ بن معمر تمیمیؓ (ت:۲۹ھ)
۸...... حضرت مجاشع بن مسعود سلمیؓ (ت:۳۶ھ)،
۹...... حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ قریشیؓ (ت:۵۰ھ)
۱۰...... حضرت سنان بن سلمہ ہذلیؓ،
۱۱...... حضرت سہیل بن عدی انصاریؓ
۱۲...... حضرت عاصم بن عمرو تمیمیؓ (ت: بعداز ۱۵ھ)،
۱۳...... حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان انصاریؓ
۱۴...... حضرت مغیرہ بن ابی العاص ثقفیؓ،
۱۵...... حضرت منذر بن الجارود عبدیؓ (ت:۶۲ھ)
۱۶...... حضرت عمر بن عثمان بن سعدؓ،
۱۷...... حضرت خریت بن راشد سامیؓ (ت:۳۹ھ)

مخدوم صاحب کی یہ روایت بیاض ہاشمی جلد۴ ورق ۸۲ میں موجود ہے۔

قوم پرستی اور اس کے معاشرتی اثرات

مولوی محمد صادق: کوئٹہ

اسلام نے انسانیت کو ایک جسم قرار دیا کہ ایک انسان کا نقصان پوری انسانیت کے نقصان کے برابر ہے، خاص طور پر مسلمانوں کا باہمی تعلق انتہائی اہم اور مضبوط قرار دیا گیا۔ چنانچہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

’’مؤمن، مؤمن کے لئے ایک عمارت کی مانند ہے کہ ہر حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔‘‘ (بخاری شریف)

گویا ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق عمارت کی ہر اینٹ کی طرح اہم اور ایک دوسرے کے لئے مضبوط کرنے کے واسطے ہے، اور ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ تمام لوگوں کی حیثیت ایک دوسرے پر ایک برابر ہے کہ عرب ہو یا عجم، امیر ہو یا غریب، کالا ہو یا گورا، پوری انسانیت ایک خاندان کی طرح ہے۔ یعنی اسلام میں خاص طور پر قومی، لسانی اور علاقائی اونچ نیچ کا خاتمہ ہے، اسلام کی تعلیمات ان چیزوں سے متعلق صرف پہچان کی حد تک ہے نہ کہ برتری کے لئے، اسلام میں تمام انسان برابر ہیں، برتری صرف ایمان، تقویٰ اور اچھے اعمال کی بنیاد پر ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ’’یاایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثیٰ و جعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ۔ ان اللہ علیم خبیر (الحجرات ۱۳)‘‘

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمہیں قوموں اور قبیلوں میں کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ با عزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔ بے شک اللہ خوب جاننے والا، خوب خبر رکھنے والا ہے۔

قوم پرستی کی ابتداء

اسلام کے پھیلنے کے بعد آبادی کے پھیلنے کی وجہ سے نسبی اور خاندانی بنیاد پر قومیت کا اصول رائج ہوا جس کے متعلق شیخ عبدالکریم شہرستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’جب انسانوں کی آبادی دنیا میں پھیل گئی تو ہر طرف لوگوں میں نسبی اور خاندانی بنیادوں پر قومیت کا تصور ایک اصول بن گیا، اسی چیز کو فروغ ملا تو علاقائی، صوبائی اور لسانی بنیادوں پر انسانیت کو تقسیم کیا گیا اور مختلف قومیں بنادی گئی آج یہی چیز ساری دنیا میں جاری ہے۔‘‘ (الملل والنحل)

موجودہ دور میں قوم پرستی کی ابتدائی ارتقاء اور اصل تصور سولہویں صدی عیسوی کے ابتداء میں انگلستان میں ظاہر ہوا اور انگریز پہلی قوم تصور کی جاتی ہے جبکہ جدید جغرافیائی اعتقادات کے ساتھ یہ نظریہ

اٹھارھویں صدی میں یورپ میں ظاہر ہوا۔ جبکہ شخصی اعتبار سے قوم پرستی کی بنیاد اس پر ہوتی ہے کہ وہ شخص اپنی قوم سے محبت رکھتا ہے اور اس کو آزاد، خوشحال اور برسرترقی دیکھنا چاہتا ہے، اب اگر قوم پرستی کا جذبہ صرف اپنی قوم کی ترقی تک محدود ہوتا ہے تو یہ ایک شریفانہ جذبہ ہوتا ہے لیکن درحقیقت یہ محبت سے زیادہ عداوت اور انتقام کے جذبات کو جنم دیتا ہے۔ یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ قوم پرستی کے جذبات اپنی قوم کے مجروح اور کچلے ہوئے جذبات یا بعض اوقات زیادتیوں یا مظالم سے بھڑک اُٹھتے ہیں اس کا آغاز اپنی قوم کے خلاف ہونے والی ناانصافیوں سے ہوتا ہے، اس کے مقاصد ان بے انصافیوں کی تلافی کرنا ہوتا ہے جو کسی دوسری قوم نے واقعی یا خیالی طور پر دبا کر رکھے ہوں۔

قوم پرستی کے معاشرتی اثرات

قوم پرستی کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ قوم پرستی کا جذبہ ہمیشہ قوم کے بحران پر ہی قائم ہوتا ہے اور جب بھی سامراجی قوموں نے اپنی جھلک دکھلائی تو مختلف قوموں نے خود کو نفسیاتی طور پر بحران زدہ، کم تر، اور غلام تصور کیا۔ اور اس کے ردعمل میں جب بھی قومیت کا نظریہ اپنانا چاہا تو لازمی طور پر اپنے متعلقہ آقا کی نقالی کی اور ان قومی نظریوں کی خاص بنیاد اس پر ہوتی ہے کہ وہ تہذیبی طور پر اپنی قوی اقوام سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ لہٰذا جس کا لازمی ردعمل یہ ہوگا کہ اُن کی نقالی کی جائے، اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس کی بنیاد یا وجہ سے اپنی قوم کیے لئے آواز اٹھائی انہی کے طرز وطریق سے کامیابی کہاں حاصل ہوسکتی ہے؟ بلکہ درحقیقت آج سرپرست قوم کی آواز ذیلی شاخ کے لئے بحران کی بنیاد ڈالنے کے مترادف ہے۔

قوم پرستی کی بنیاد پڑنے پر لازماً تین عناصر کا کردار ہوتا ہے جو نتیجتاً طاقت ور بننے پر اختتام پذیر ہوتا ہے جس میں پہلا عنصر ''جذبہ افتخار'' کہ اپنی قوم پر فخر کا جذبہ ہو، یہ اپنی قوم کی روایات اور خصوصیات کی محبت پرستش کی حد تک لے جاتا ہے، اور ہر قسم کی اصلی اور جعلی تفاخر اپنی قوم کے لئے مخصوص کرتا ہے، دوسرا بنیادی عنصر ''جذبہ حمیت'' جو حق اور ناحق پر اپنی قوم کی طرف داری کرنے پر مائل کرتا ہے جس میں لازماً حق وانصاف کو نظر انداز کر کے ساتھ دینا اپنا فرض سمجھا جاتا ہے بلکہ اکثر اوقات اپنی بے انصافی کو مقابل کا ردعمل قرار دے کر معاشرے کو خراب کرنے کی بالکل پروا بھی نہیں کی جاتی اور اس چیز کو تیسرا عنصر یعنی ''قومی تحفظ'' خیال کیا جاتا ہے اور اس قومی تحفظ کے جذبہ کو قوم کے حقیقی، غیر حقیقی اور خیالی مفادات کی حفاظت کے لئے قوم کو ایسے اقدام اور تدابیر اختیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے جو مدافعت سے شروع ہو کر دوسری قوموں پر حملہ پر ختم ہوتی ہے۔ یہی جذبات جس کو اولاً دل فریب نعروں اور بھرے جلسے جلسوں سے ابھارا جاتا ہے آخر میں معاشی، قوم پرستی، نسلی منافرت کا باعث بنتا ہے۔ اس جذبے کے باعث بدامنی، جنگ اور قتل وغارت گری تاریخ میں ملتی ہے۔

اسلام میں قوم پرستی کا تصور

اس سے یہ تاثر بالکل نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ کسی بھی حالت پر قوم کی حمایت نہیں کرنی چاہئیں بلکہ اپنی قوم کی جائز حمایت کرنا اور ان کے بنیادی، قانونی اور شرعی حقوق اور مفادات کو حاصل کرنا قوم پرستی میں شمار نہیں ہوگا۔ گویا ناجائز تعصب اور جائز حمایت میں باریک فرق اور حد قائم ہے جس کا خیال رکھنا ہی انسان کو ہلاکت سے بچا سکتا ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس فرق کو مکمل طور پر واضح بیان کیا کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ عصبیت کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم ظلم پر اپنی قوم کی حمایت کرو''۔ (ابوداؤد)

لہٰذا آپ ﷺ نے اپنی بہترین تعلیمات کے ذریعے قومیت، لسانیت کے نعروں کا خاتمہ فرمایا اور بتایا کہ اسلامی معاشرہ امن وسکون کا معاشرہ ہے، جو محبت اور ہمدردی کا درس دیتا ہے، بلکہ اسلام نے قومیت سے متعلق اپنے نظریہ کی مکمل وضاحت فرمائی چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جو شخص اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے اس طرح کی عصبیت کی وجہ سے غصہ کا اظہار کرے، یا عصبیت کی طرف لوگوں کو بلائے یا قومیت کی بنیاد پر کسی کی مدد کرے پھر مارا جائے، تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی، اور جو میری امت کے خلاف تلوار اٹھائے، نیک اور بد ہر ایک کو قتل کرے اس کا نہ مجھ سے کوئی تعلق ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے''۔ (مسلم شریف)

لہٰذا جب بھی قوم پرستی کا بدبودار نعرہ آپس میں بلند ہوا تو اس نے پوری قوموں کو برباد کر دیا، خلافت عثمانیہ جیسے بہترین دور کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا، کئی بستیاں خون سے بھر دی گئیں، یہی نہیں بلکہ قوم پرستی کے زہر کو غیر مسلم اقوام نے بھی انسانیت کے لئے قاتل سمجھا، اسی لئے مختلف ادوار میں اس کی روک تھام میں کردار ادا کیا خاص طور پر تاریخ میں رومی سلطنت کے بارے میں خصوصی ذکر آتا ہے کہ بہت سے چھوٹی قوموں کو ایک مشترکہ اقتدار کا مطیع وفرمانبردار بنا کر قومی اور نسلی تعصبات کی شدت کو کم کیا۔

اسلام اور پاکستان لازم وملزوم ہیں

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ اگر اسلام کو نقصان پہنچے تو پاکستان کو نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ اسلام اور پاکستان دونوں لازم وملزوم ہیں۔ ہمیں اس مسئلہ کی خاطر اپنا تن، من، دھن قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔ مسلمانوں کے فروعی اختلافات نے ہی فتنہ قادیانیت کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے ہمیں باہمی نفرت کی دیواریں گرا دینی چاہئیں اور متحد ہو کر اس فتنہ کا مقابلہ کرنا چاہئے۔'' (قادیانیت ہماری نظر میں ص۱۷)

حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

مولانا بشیر احمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۱۶/اکتوبر ۲۰۱۹ء، بمطابق ۱۶/صفر الخیر ۱۴۴۱ھ کو شورکوٹ کینٹ میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا بشیر احمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ قاسم العلوم ملتان میں حضرت مولانا علامہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ حدیث شریف مکمل کیا۔ مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاری محمد حنیف ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم درس تھے۔ مولانا بشیر احمد نے فراغت کے بعد عالمی مجلس کے قائم کردہ دارالمبلغین میں تربیت حاصل کی۔ ردعیسائیت کے موضوع پر آپ مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا والہانہ تعلق تھا۔

آپ نے ریلوے کالونی شورکوٹ کینٹ کی مسجد کی خطابت سے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا اور اب قریباً ساٹھ سال بعد وہاں سے جنازہ اٹھایا گیا۔ یہ آپ کی اولوالعزمی اور استقامت کی بہترین مثال ہے۔ اسی مسجد کے قریب آپ کی رہائش تھی۔ جس کا ایک کمرہ بیٹھک، مطالعہ کے لئے مختص کیا ہوا تھا۔ آپ نے طب بھی پڑھی ہوئی تھی۔ آپ حکمت کا کام اور تصنیف وتالیف بھی اسی کمرہ میں سرانجام دیتے تھے۔ آپ دراز قد، ہلکا پھلکا جسم، رنگ خوب پکا، داڑھی مبارک دراز، سر پر عموماً پگڑی باندھتے تھے۔ چلنے میں پھرتیلے، دوسرے کی بات توجہ سے سنتے اور اپنی رائے سے سرفراز کرتے تھے۔ ہر دینی مہم میں پیش پیش ہوتے۔ آپ نے ردعیسائیت پر بہت گراں قدر کتب تحریر فرمائیں۔ دوسرے موضوعات پر بھی آپ کی کتب ورسائل ہیں۔ مولانا مرحوم کی یہ خوبی تھی کہ آپ تحقیق وتدقیق کے میدان میں کتب بینی کے مشغلہ سے خود کو کبھی فارغ نہ کرتے تھے۔ لکھنا پڑھنا آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ آپ کی اسی خوبی نے آپ کو محقق عالم کا درجہ دے دیا تھا۔ نکتہ رسی آپ پر ختم تھی۔ یہی ان کی شان ان کی تصانیف میں بھی نمایاں نظر آتی ہے: سرسری طور پر ان کی تصانیف کی فہرست جو میسر آئی وہ یہ ہے: (۱) الست بربکم، (۲) آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تورات موسوی، (۳) بائبل میں ردوبدل، (۴) مقدس بائبل، (۵) بائبل میں مقام انبیاء، (۶) تغیر وتبدل، (۷) تربیت در مسیحیت، (۸) اسلام اور عیسائیت، (۹) موجودہ اناجیل، (۱۰) تورات کی کہانی بائبل کی زبانی، (۱۱) فارقلیط کون ہے؟، (۱۲) معارف سورۃ یوسف، (۱۳) فضیلت بشریت، (۱۴) ہمارے صحابہؓ، (۱۵) مجموعہ رسائل ردعیسائیت، (۱۶) تحقیق ومددگار، (۱۷) بائبل سے نبوت کی پہچان، (۱۸) ایک مسیحی مبلغ کا قرآن حکیم پر بہتان اور دجل وفریب، (۱۹) حقیقت اناجیل اربعہ، (۲۰) اسلام اور مسیحیت، (۲۱) خیرالبیان فی عدد رکعات قیام رمضان۔

ان میں نمبر۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۲۱ پانچ عدد کتب ورسائل تو دوسرے موضوعات پر ہیں۔ البتہ ۱۶ عدد کتب ورسائل صرف مسیحیت واسلام کے تقابل پر لکھے گئے ہیں، عجیب بات ہے کہ یہ سولہ کا عدد اشارہ کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے سولہ آنے آپ کو عیسائیت پر ریسرچ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ آپ نے عیسائیت کے موضوع کو دن رات ایسے طور پر جانچا، پرکھا کہ ایک ایسا وقت آیا کہ آپ پاکستان میں اس عنوان کی پہچان بن گئے۔ مناظرہ اور علم الکلام کے ماہر عالم دین تھے۔ عرصہ تک آپ تنظیم اہل سنت کے دار المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ کورس، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فضلاء کے سالانہ دورۂ تدریبیہ میں آپ کے بڑے اہتمام سے اسباق ہوتے تھے۔ یوں دیکھا جائے تو بلا مبالغہ ملک بھر میں آپ کے ہزاروں علماء کرام شاگرد ہوں گے۔ مولانا نے ردعیسائیت کے عنوان پر ایک نوٹ بک بھی بنائی تھی جو سالانہ ان کورسز میں آپ کے زیر نظر رہتی تھی۔ مولانا ایک متواضع، درویش، سادہ مگر باوقار عالم ربانی تھے۔ آپ کی ذات علم وتحقیق سے مرکب تھی۔ توکل کا یہ عالم تھا کہ مسجد کی امامت وخطابت آپ کا محض دینی فریضہ کی ادائیگی کی ایک شکل تھی۔ ورنہ وہ اپنے گھر کی دال روٹی مطب سے چلاتے تھے۔ آپ نے حج بھی کیا۔ ایک بار فقیر راقم اور مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی مرحوم ایک ساتھ حج پر گئے۔ آگے سے مولانا بشیر احمد الحسینی کی حرم مکہ میں ملاقات ہوگئی۔ پھر تو بہت سارا ساتھ رہا۔ تمام خوبیوں کے باوجود مولانا کی ایک بڑی خوبی یہ بھی تھی کہ آپ عابد، زاہد انسان تھے۔ اپنے پہلو میں دل دردمند رکھتے تھے۔ جو صرف اسلام کی ترویج واشاعت اور تبلیغ ودماغ کے لئے دھڑکتا تھا۔ وہ اٹھتے بیٹھتے ہر وقت صرف اور صرف تبلیغ ودفاع اسلام کے لئے نہ صرف سوچتے رہتے تھے بلکہ کوشاں بھی رہتے تھے۔ یہ وہ خوبی ہے جو آج کل کے نوجوان علماء کی پود میں عنقاء ہوتی جارہی ہے۔ اب تو صرف اپنے ہی کام سے غرض ہے۔ پورے دینی امور ومہمات پر نظر رکھنا اور ترویج واشاعت کے سرفروشانہ جذبہ صادق جوان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا وہ ہمہ جہتی سوچ آپ کے ہمارے علماء کرام کا حرز جان بن جائے تو چاردانگ عالم حق وہو کے نعرے گونج اٹھیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

مؤرخہ ۱۶/اکتوبر ۲۰۱۹ء کے پہلے پہر آپ کے وصال کی خبر ملی۔ اس دن اتفاق سے ملتان دفتر قیام تھا۔ عصر کی نماز پڑھ کر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی سربراہی اور مولانا محمد انس کی ہمراہی میں سفر شروع ہوا۔ رات آٹھ بجے کرکٹ گراؤنڈ شورکوٹ کینٹ میں جنازہ تھا۔ دور دور سے دینی قیادت شرکت فرماتھی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جنازہ پڑھایا۔ جنازہ سے قبل چہرہ انور کے دیدار کی زیارت بھی مقدر ہوگئی۔ خوبصورت داڑھی، چمکدار پروقار گہری نیند کی سی کیفیتوں کو لئے چہرہ مبارک جس نے دیکھا، ماشاء اللہ پکارا اٹھا۔ جنازہ کے بعد وہ رحمت حق کے دوش اپنے اصلی سفر کو روانہ ہوئے اور ہم ان کی یادوں کو دلوں میں لئے واپس آگئے۔ حق تعالیٰ شانہ جنت میں اعلیٰ مقام اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ وہ کیا گئے کہ تاریخ کا ایک باب سمیٹ دیا گیا۔ رحمت حق ان کی تربت پہ شبنم فشانی کرے۔ آمین!

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت

حافظ محمد اسحٰق ملتانی

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۹۰ء میں سفر حج پر روانہ ہوئے۔ مکہ معظمہ میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ (بانی مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ) سے ملاقات ہوئی۔ مدرسہ صولتیہ کے مدرس مولانا محمد غازی، پیر صاحب کے علم وتقویٰ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ ان کے ہمراہ گولڑہ شریف آ گئے تھے۔ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۱۷ھ) کے درس مثنوی میں شریک ہوئے۔ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ وحدت الوجود کے موضوع پر ایسی علمی اور پر تاثیر گفتگو کی کہ حاجی صاحب نے خوش ہوکر سلسلہ چشتیہ صابریہ کا شجرہ لکھ کر عنایت کیا۔

پیر صاحب لکھتے ہیں: ''بوقت زیارت بیت اللہ کے حاجی امداداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ اہل کشف وکرامت تھے۔ خود ہی نعمت باطنی بخشنے کو اس عاجز کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہمارے دل میں خیال آیا کہ جو چہرہ ہم نے دیکھا ہے وہ جہان میں نظر نہیں آتا۔ ان کے کمال اصرار کے بعد کہا گیا کہ ہم کو تو حاجت نہیں لیکن آپ کی عنایت بھی جو آپ کی رضامندی سے ہے۔ غیر مشکور نہیں اور نیز یہ عنایت بھی ہم اپنے شیخ کی جانب سے جانتے ہیں۔ بعدہ انہوں نے سلسلہ صابریہ اکرام فرمایا۔'' (مقالات مرضیہ ص۱۷۲)

حاجی صاحب نے پیر صاحب کو مشورہ دیا کہ وہ جلد ہندوستان واپس چلے جائیں۔ کیونکہ ''ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے۔'' چنانچہ پیر صاحب اس مشورے کے مطابق قیام حرمین کا ارادہ ترک کر کے واپس وطن آ گئے۔ حضرت حاجی صاحب کے کشف کو پیر صاحب ''مرزا قادیانی کے فتنہ'' سے تعبیر کرتے تھے۔ (ایضاً ص۱۰۴)

پیر صاحب نے مرزا قادیانی کے فتنے کی روک تھام کے لئے ''سخنے، قدمے اور قلمے'' کام کیا۔ انہوں نے ۱۳۱۷ھ،۱۹۰۰ء،۱۸۹۹ء میں ایک رسالہ ''شمس الہدایت فی اثبات الحیات المسیح'' لکھا۔ ان کی یہ کوشش بہت پسند کی گئی۔ مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳۱ھ) نے پیر صاحب کو لکھا: ''کتاب شمس الہدایت در رد ملاحدہ دہروز نادقہ عصر خذلہم اللہ از نظر احقر گذشت۔ از مطالعہ اش حظ وافر وخیر ظاہر بر داشتم''

(بحوالہ مہر منیر)

مرزا قادیانی نے کتاب کا کوئی جواب دینے کے بجائے ۲۲/جولائی ۱۹۰۰ء مطابق ۲۳/ربیع الاوّل ۱۳۱۸ھ کو ایک طویل اشتہار چھاپ دیا اور پیر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے عربی زبان میں تفسیر نویسی کا چیلنج

داغ دیا۔ پیر صاحب نے چیلنج قبول کرتے ہوئے لکھا کہ مرزا صاحب علماء وصوفیاء کو دعوت مبازرت دیتے رہتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ علماء سے اپنے دعاوی اور عقائد پر گفتگو کریں اور اگر وہ عربی زبان میں مہارت دکھانے پر بضد ہیں تو وہ اس کے لئے بھی حاضر ہیں۔ اشتہار بازی کے بعد ۲۴؍اگست ۱۹۰۰ء، مطابق ۲۷؍ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ کو شاہی مسجد لاہور میں مناظرہ طے پایا۔ پیر صاحب اور دوسرے علماء شاہی مسجد میں وقت مقررہ پر پہنچ گئے۔ مگر مرزا قادیانی نے راہ فرار اختیار کی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو) مہر منیر (سوانح حیات پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ) اس کے بعد مرزا قادیانی نے تفسیر سورۂ فاتحہ (اعجاز المسیح) شائع کر کے اپنی بات رکھنے کی کوشش کی۔ مگر پیر صاحب نے ''سیف چشتیائی'' میں مرزا قادیانی کی عربی دانی کی قلعی کھول دی۔ پیر صاحب نے صرف ونحو، لغت بلاغت ومعانی اور منطق کے قواعد کی رو سے ''اعجاز المسیح'' کی اغلاط گنائی ہیں۔ نیز سرقہ، تحریف اور التباس کے تقریباً ایک صد اعتراضات کئے ہیں جو آج تک قائم ہیں۔ ''سیف چشتیائی'' کے بارے میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۶۲ھ) نے اپنی تفسیر ''بیان القرآن'' (زیر سورۂ نساء آیت:۱۵۷) میں لکھا ہے کہ: ''حیات وموت عیسوی کی بحث میں کتاب سیف چشتیائی قابل مطالعہ ہے۔''

اسی طرح مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف ''عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام'' کے دیباچہ میں اس کی تعریف کی ہے۔ پیر سید مہر علی شاہ نے مولانا عبدالاحد خان پوری کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف کیا اور دونوں طرف سے رسالہ بازی ہوئی۔ نذر ونیاز، سماع موتی اور استمداد وغیرہ ان رسائل کے موضوعات تھے۔ پیر صاحب صوفی صافی اور فلسفہ وحدت الوجود پر گہری نظر رکھنے والے تھے۔ شیخ اکبر ابن عربی (م۶۳۸ھ) کے رمز شناس تھے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مسئلے کے لئے ان کی طرف رجوع کیا۔ انہیں ایک خط میں لکھتے ہیں: ''اس وقت ہندوستان بھر میں کوئی اور دروازہ نہیں جو پیش نظر مقاصد کے لئے کھٹکایا جائے۔''

پیر صاحب ۲۹؍صفر ۱۳۵۶ھ، مطابق ۱۱؍مئی ۱۹۳۷ء کو فوت ہوئے اور گولڑہ شریف میں دفنائے گئے۔ ان سے حسب ذیل کتب یادگار ہیں: ۱...... تحقیق الحق فی کلمۃ الحق (فارسی ۱۳۱۵ھ)، ۲...... شمس الہدایت فی اثبات حیات المسیح (۱۳۱۷ھ)، ۳...... سیف چشتیائی (۱۳۱۹ھ)، ۴...... اعلاء کلمۃ اللہ فی بیان ما اہل بہ لغیر اللہ (۱۳۲۲ھ)، ۵...... الفتوحات الصمدیہ (۱۳۲۵ھ)، ۶...... تصفیہ ما بین سنی وشیعہ (غیر مطبوعہ)، ۷...... فتاوی مہریہ، ۸...... مکتوبات مہریہ۔

پیر صاحب پنجابی اور فارسی میں کبھی کبھی نعتیہ اشعار کہتے تھے اور مہر تخلص کرتے تھے۔ ان کی اس پنجابی نعت سے شاید ہی کوئی پنجابی بولنے والا ناآشنا ہو۔

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

(تذکرہ اولیائے دیوبند)!

تحفظ ناموس رسالت ﷺ ...... قانون 295-C

جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ

حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات تمام مسلمانوں کے لئے مرکز ملت کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ ﷺ کی عزت مسلمانوں کے ایمان کی اساس ہے۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی اہل ایمان کے لئے ان کے ماں، باپ، اولاد، جان، مال، عزت وآبرو سے زیادہ عزیز ہے۔ اللہ رب العزت کے بعد کائنات کی جو ہستی سب سے زیادہ بلند مقام ومرتبہ پر فائز ہے وہ حضور ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ کسی بھی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کوئی ایسی بات کہے یا کوئی ایسا کام کرے جس سے آپ ﷺ کی عزت اور وقار میں ذرہ برابر بھی فرق آئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ اور دفاع ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی مسلمان یہ چاہتا ہے کہ اس کو حضور ﷺ کا خصوصی قرب حاصل ہو اور اس پر اللہ رب العزت کی خاص رحمتوں کا نزول ہو تو اس ذمہ داری یعنی ناموس رسالت ﷺ کو خوب ادا کرنا چاہئے۔

اہانت رسول ﷺ کی بعض صورتیں

ائمہ اربعہ اور فقہاء کے فتاویٰ جات کی روشنی میں سب النبی ﷺ اور اہانت رسول ﷺ کی بعض صورتیں درج ذیل ہیں:

☆...... آپ ﷺ کی طرف کسی عیب کا انتساب کرنا۔ ☆...... آپ ﷺ کے نسب پر طعن کرنا۔ ☆...... آپ ﷺ کے اخلاق وعادات کو ہدفِ ملامت بنانا۔ ☆...... آپ ﷺ کا ایسے طریقے سے ذکر کرنا جس سے بغض ونفرت کا اظہار ہوتا ہو۔ ☆...... آپ ﷺ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنا جو کہ آپ ﷺ کے شایان شان نہ ہوں۔ ☆...... عوارض بشریہ جو بحیثیت انسان کہ ہر انسان کو لاحق ہو سکتے ہیں ان کا بطور استخفاف ذکر کرنا۔ ☆...... آپ ﷺ کی طرف نحیف منکر اور جھوٹی باتیں کرنا۔ ☆...... آپ ﷺ کے بارے ایسے کلمات کا اظہار کرنا جو آپ ﷺ کے شایان شان نہ ہوں۔ ☆...... آپ ﷺ کے لئے مضرت کی آرزو کرنا۔ ☆...... آپ ﷺ کے لئے بددعا کرنا۔ ☆...... نزول وحی کی خاص کیفیت اور ثقل کو مرگی اور مالیخولیا وغیرہ سے تعبیر کرنا۔ ☆...... آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا یا دعوئ دار کی تصدیق کرنا۔ ☆...... زبانی، تحریری، ڈرامائی تمثیل یا تصاویر کے ذریعے آپ ﷺ کا مذاق اڑانا۔ ☆...... آپ ﷺ کو دیگر فلاسفہ یا مصلحین کی طرح ایک مصلح ماننا۔ ☆...... آپ ﷺ کو حاصل تعدد ازواج کی خصوصی اجازت کو غلط انداز میں پیش کرنا (نعوذ باللہ من ذلک) ان تمام صورتوں میں فقہاء کرام کا اجماع ہے کہ مذکورہ بالا کسی بھی صورت میں

اگر سرور دو عالم رسالت مآب حضور نبی کریم ﷺ کی گستاخی کی گئی تو اس کی سزا صرف اور صرف قتل ہوگی۔

قانون ناموس رسالت ﷺ ایک ایسا قانون ہے جو نہ صرف سرکار رسالت مآب ﷺ بلکہ تمام انبیاء کرام کی حرمت اور ناموس کا پاسبان ہے۔ یہ قانون جہاں مسلمانان پاکستان کے جذبہ ایمان کا ترجمان ہے۔ وہاں پر اقلیتوں کے حقوق اور ان کے جان ومال کے تحفظ کا ضامن بھی ہے۔ قانون ناموس رسالت ﷺ کو انگلش میں ’’بلاس فیمی لا‘‘ کہتے ہیں۔ تمام آزاد ممالک نے بلاس فیمی لا کو قابل گرفت جرائم کے انسداد کے لئے بنائے گئے اپنے ریاستی قوانین میں شامل کرکے اس کو قابل تعزیر جرم قرار دیا ہے۔ اگر کسی ملک میں اس کی سزا کم ہے تو یہ ان کا اپنا فیصلہ ہے قانون ناموس رسالت ﷺ کو دور نبوت میں اللہ رب العزت نے دنیا میں نافذ العمل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ قانون ہر اسلامی ریاست کے قانون کا لازمی حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی آئی تو اس نے اس قانون کو معطل کردیا اس سے قانون نے گستاخ کو سزا سے آزاد کردیا۔ لیکن عاشقان رسول ﷺ نے اپنے طور پر اس سزا کو برقرار رکھا اور اگر کوئی گستاخی کرتا تو اس کے سرکو تن سے جدا کردیا جاتا۔ پاکستان کے قیام کے بعد بھی ۳۹ سال تک یہ قانون معطل رہا۔

پاکستان میں قانون ناموس رسالت ﷺ

مئی ۱۹۸۶ء میں عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ نے اسلام آباد میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے حضرت محمد ﷺ کے خلاف نہایت توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اس کی اس گستاخی پر راولپنڈی بار ایسوسی ایشن کے ارکان جناب عباد الرحمٰن خان لودھی ایڈووکیٹ اور جناب ظہیر احمد قادری ایڈووکیٹ نے اس موقع پر سخت احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ عاصمہ جہانگیر ان الفاظ کو اسی وقت واپس لے کر اس گستاخی پر معافی مانگے۔ عاصمہ جہانگیر کے انکار پر اور اپنے الفاظ پر مسلسل اصرار پر سیمینار میں ہنگامہ برپا ہوگیا۔ اگلے دن اس واقعہ کی خبر ملک کے تمام اخبارات میں چھپی۔ لوگوں میں شدید غصہ کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ مسلمانوں کی طرف سے حکومت وقت پر دباؤ بڑھنے لگا کہ جلد توہین رسالت ﷺ کی سزا نافذ کی جائے۔ تحریک پاکستان کی سرگرم رکن اور ممبر قومی اسمبلی آپا نثار فاطمہ نے قومی اسمبلی میں پوری قوت ایمانی سے عاصمہ جہانگیر کی اس حرکت کے خلاف آواز بلند کی اور تحریک استحقاق پیش کی اور تعزیرات پاکستان میں توہین رسالت ﷺ کی سزا شامل کرنے کے لئے ایک بل پیش کیا جس میں توہین رسالت ﷺ کی سزا سزائے موت تجویز کی گئی۔ سات دن کی طویل بحث کے بعد ۹ جولائی ۱۹۸۶ء کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قانون توہین رسالت ﷺ منظور کرلیا اور تعزیرات پاکستان میں ایک نئی شق ۲۹۵ سی کا اضافہ کیا گیا۔ ۸/اکتوبر ۱۹۸۶ء کو سینٹ نے بھی اس قانون کو متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ اس طرح پارلیمنٹ کی متفقہ منظوری سے قانون توہین رسالت ﷺ ۲۹۵ سی منظور کرلیا گیا۔ قانون

کی دفعہ ۲۹۵سی کے مطابق: ’’کوئی شخص بذریعہ الفاظ زبانی، تحریری، یا اعلانیہ، یا اشارتاً، یا کنایۃً، بہتان تراشی کرے اور رسول کریم ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرے تو اسے سزائے موت یا سزائے عمر قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔‘‘ چونکہ حکومت نے اہانت رسول ﷺ کی سزا کو سزائے موت یا عمر قید رکھا جبکہ عمر قید کے بجائے صرف اور صرف سزائے موت ہونا چاہئے تھی۔ عمر قید کی سزا قرآن وسنت کے خلاف تھی۔ ۱۹۸۷ء میں جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے عمر قید کے خلاف فیڈرل شریعت کورٹ میں پٹیشن دائر کر دی کہ توہین رسالت ﷺ کی سزا صرف اور صرف سزائے موت ہونی چاہئے۔

۱۹۸۹ء میں آٹھ دن اس درخواست کی سماعت ہوئی۔ سماعت کرنے والے بینچ میں پانچ معزز جج صاحبان شامل تھے۔ جناب جسٹس گل محمد خان چیف جسٹس، جناب جسٹس عبدالکریم خان کنڈی، جناب جسٹس عبادت یار خان، جناب جسٹس عبدالرزاق اے تھیم اور جناب جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خان، عدالت نے اسلامی سکالرز، تمام مسالک کے جید علماء کرام، سینئر قانون دان وغیرہ کو بھی عدالت کی معاونت کے لئے طلب کیا۔ ۳۰/اکتوبر ۱۹۹۰ء کو عدالت نے متفقہ فیصلہ سنایا کہ حضور اکرم ﷺ کی توہین صرف اور صرف سزائے موت ہے۔ عدالت نے فیصلے میں لکھا کہ صدر پاکستان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ۳۰/اپریل ۱۹۹۱ء تک اس قانون کی اصلاح کر لیں اور عمر قید کے الفاظ ختم کر دیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ۳۰/اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد یہ الفاظ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ چنانچہ ۳۰/اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد یہ الفاظ خود بخود کالعدم ہو گئے۔

۲/جون ۱۹۹۲ء میں قومی اسمبلی پاکستان نے ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ حضرت محمد ﷺ کی توہین پر صرف اور صرف سزائے موت ہونی چاہئے۔

۸/جولائی ۱۹۹۲ء میں سینٹ آف پاکستان میں بھی ترمیمی قانون متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔

قانون ناموس رسالت ﷺ کا غلط استعمال اور اس کا جواب

جب مخالفین قانون ناموس رسالت ﷺ کی مذہبی اور معاشرتی حیثیت پر لاجواب ہو جاتے ہیں تو پھر وہ ایک انوکھی ترجیح پیش کرتے ہیں کہ ہم ۲۹۵سی کے خلاف نہیں بلکہ ہم اس کے غلط استعمال کے خلاف ہیں۔ اس کو تبدیل اس لئے کرنا چاہتے ہیں کہ اس کا غلط استعمال روکا جاسکے۔ بدقسمتی سے وطن عزیز میں کسی بھی فوجداری مقدمہ کی تفتیش کا معیار انتہائی ناقص ہونے کی وجہ سے اکثر ملزمان جرم کرنے کے باوجود سزاؤں سے بچ جاتے ہیں۔ جبکہ بعض اوقات بے گناہ قانون کے شکنجے میں پھنس جاتے ہیں۔ مگر یہ صرف ۲۹۵سی کے مقدمات میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام فوجداری قانون اس مرض میں مبتلا ہیں۔ علاوہ ازیں تمام لوگ جانتے ہیں کہ پاکستان میں قانون کی ہر شق جہاں جرم کو روکتی ہے۔ وہاں اس کا غلط استعمال بھی ہو رہا ہے۔ وکالت کے پیشہ سے منسلک ہونے کے ناطے یہ بات مکمل ذمہ داری سے لکھ رہا ہوں کہ پاکستان میں

سب سے زیادہ غلط استعمال ہونے والا غلط قانون ہرگز ۲۹۵ سی نہیں ہے۔

بلکہ 337-Aii,337-Fii ہیں۔ سرکاری ہسپتال کا MLO دو ہزار کے عوض اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے ہر ماہ ہزاروں MLCs بنا کر یا روک کر قانون کی ان دو شقوں کا غلط استعمال کرتا ہے۔ مگر کیا کیا جائے ان ڈالروں کے مردار پر پلنے والے ان گدھ نما دانشوروں کا جنہوں نے کبھی ان دو دفعات کے غلط استعمال کی طرف اشارہ کیا ہو یا ان کی تبدیلی کا مطالبہ کیا ہو۔ جبکہ ۲۹۵ سی جس کے تحت درج ہونے والے مقدمات کی تعداد پچیس سالوں میں ایک ہزار تک نہیں پہنچی اور جس کی کسی ایک سزا پر بھی انہوں نے عمل درآمد نہ ہونے دیا۔ اس میں نہ جانے کیسے اور کہاں سے انہیں غلط استعمال نظر آتا ہے۔ یہ وہ بہانہ ہے جو لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے انہوں نے تیار کیا ہوا ہے۔ کیونکہ اگر صرف غلط استعمال کی وجہ سے قانون کی تبدیلی کا آغاز کیا گیا تو پھر تمام ملکی قوانین تبدیل کرنا پڑیں گے جس کے نتیجے میں ایک بڑا بحران جنم لے سکتا ہے۔ قانون کا غلط استعمال تو امریکہ میں بھی ہو رہا ہے جس کی مثالیں یہ عظیم دانشور دیتے ہوئے نہیں تھکتے۔ عافیہ صدیقی کی تازہ ترین مثال آپ کے سامنے ہے۔ کیا ان قوانین میں بھی تبدیلی کا شور یہ دانشور بلند کریں گے؟۔

قانون ناموس رسالت ﷺ اور اس کا غلط استعمال

اگر قانون ناموس رسالت ﷺ پر عمل درآمد نہ ہو تو ہر شخص قانون اپنے ہاتھ میں لے کر مجرموں سے خود انتقام لے گا جس کی وجہ سے ملک میں لاقانونیت اور افراتفری پھیلے گی۔ اس قانون یعنی ۲۹۵ سی کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص کے خلاف توہین رسالت ﷺ کے مقدمہ درج ہو تو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۵۶ اے کے تحت تفتیش کرنے والا افسر ایس پی یا اس سے اوپر رینک والا افسر ہوگا۔ جبکہ دیگر تمام مقدمات کی تفتیش اے ایس آئی رینک کا پولیس افسر کرتا ہے۔ ۱۹۸۶ء سے لے کر ۲۰۰۱ء تک کل بارہ سو کے قریب افراد کے خلاف توہین رسالت کے کیس درج ہوئے اور عدالتوں میں مقدمے یا تو چل رہے ہیں یا ختم ہو گئے ہیں۔ لیکن ان بارہ سو میں سے کسی ایک کو بھی سزائے موت نہیں ہوئی ہے۔ اگر ان بارہ سو افراد کو لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاتا تو شاید ایک بھی زندہ نہ بچ پاتا۔

قانون توہین رسالت ﷺ کی مخالفت کرنے والے صرف اور صرف اپنے آقا مغرب کی طاقتوں کو خوش کرنے کے لئے اور ان سے فنڈز حاصل کرنے کے لئے آئے دن اس کے خلاف بولتے رہتے ہیں۔ جبکہ ان کے پاس اس قانون کو ختم کروانے کے لئے کوئی جواب موجود نہ ہے۔ جب تک پاکستان کا ایک بھی مسلمان زندہ ہے۔ انشاء اللہ یہ قانون ختم نہ ہو سکے گا۔

قرآنی آیات کے متعلق قادیانی دجل اور اس کا جواب

مولانا عبدالحکیم نعمانی

قادیانی دجل

’’ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فیه من روحنا وصدقت بکلمات ربها وکتبه وکانت من القانتین (التحریم:۱۲)‘‘ یہاں پر’’فنفخنا فیه‘‘مذکر کی ضمیر ہے۔جب کہ سورۂ انبیاء کی آیت:۹۱ میں’’فیها‘‘مؤنث کی ضمیر ہے:’’والتی احصنت فرجها فنفخنا فیها من روحنا ....الخ (الانبیاء)‘‘

جواب: پہلی بات یہ کہ مفسرین نے یہ وضاحت کردی ہے کہ کہیں ضمیر مذکر اور کہیں مؤنث کیوں آئی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جہاں’’فنفخنا فیها‘‘ہے وہاں’’فیها‘‘کی ضمیر حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ہے اور جہاں’’فنفخنا فیه‘‘ہے وہاں ضمیر کا مرجع’’دامن‘‘ہے۔اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر وہاں یہ بھی ہے کہ آپ مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مارا کرتے تھے۔ ایک جگہ الفاظ آتے ہیں:’’واذ تخلق من الطین کهیئة الطیر باذنی فتنفخ فیها فتکون طیرا باذنی (المائدۃ:۱۱۰)‘‘یہاں’’طیراً‘‘کے بعد ضمیر ہے’’فتنفخ فیها‘‘اور دوسری جگہ ہے:’’انی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیراً باذن الله (آل عمران:۴۹)‘‘یہاں وہی’’طیراً‘‘ہے لیکن ضمیر ہے’’فیه‘‘تو ایسی چیزوں سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

مفسرین نے اس کی وجوہات عربی زبان کے اصول کی روشنی میں بیان کردی ہیں۔ جو بات قادیانی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ سورۃ التحریم کی آخری آیات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہاں کسی اور کو مریم بنانے کا ذکر ہے۔ جب کہ یہ سراسر حماقت اور دھوکہ ہے۔ یہاں بھی انہی حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں۔ اگر کسی آدمی کو مریم بنانے کا ذکر ہوتا تو آگے’’صدقت‘‘اور’’کانت‘‘کے صیغے مؤنث نہ ہوتے۔

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کی تفسیر یوں ہے:’’فنفخنا فیه من روحنا ای بواسطة الملک وهو جبریل فان الله بعثه الیها فتمثل لها فی صورة بشر سوی وامره الله تعالیٰ ان ینفخ بفیه فی حبیب درعها فنزلت النفخة فولجت فی فرجها فکان منه الحمل بعیسیٰ علیہ السلام ولهذا قال: فنفخنا فیه من روحنا وصدقت بکلمات ربها وکتبه ای: بقدر

وشرعہ وکانت من القانتین ’’اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا تو انہوں نے سیدہ مریم علیہا السلام کے دامن میں پھونک ماری جس سے اللہ تعالیٰ کی امانت سیدہ مریم علیہا السلام کے بطن مبارک میں قرار پائی۔ اس سے حمل ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ تمام سوالات مفسرین نے حل کر دیئے ہوئے ہیں۔ لیکن آج تک کسی نے یہ نہیں کہا کہ کسی آدمی کو مریم بنایا جاتا تھا۔ یہ صرف قادیانی دجل ہے۔

الزامی جواب

سورۃ الانبیاء اور سورۃ تحریم میں حضرت مریم علیہا السلام کے لئے مذکر اور مؤنث ضمائر کا الزامی جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنی کتاب حقیقت الوحی ص۳۶۲، خزائن ج۲۲ص ۳۷۵ پر اپنا الہام لکھتے ہیں کہ: ’’۱۱راپریل ۱۹۰۰ء کو عیدالاضحیٰ کے دن صبح کے وقت الہام ہوا کہ آج عربی میں تقریر کرو تم کو قوت دی گئی ہے۔ نیز یہ الہام ہوا: ’’کلام افصحت من لدن رب کریم‘‘ یہاں پر مرزا قادیانی نے کلام کے بعد ’’افصحت‘‘ کا لفظ استعمال کیا ہے جو کہ مؤنث کے لئے آتا ہے۔ جب کہ عربی زبان میں کلام مذکر ہے۔ ملاحظہ فرمایئے قرآن مجید سے دلیل: ’’اقتطمعون ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق منھم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون (البقرۃ:۷۵)‘‘

’’یحرفونہ‘‘ اور ’’عقلوہ‘‘ مذکر کی ضمائر ہیں جو کلام کے لفظ کے بعد آئیں۔ دوسری جگہ مرزا قادیانی اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ ص۸۳، خزائن ج۷ ص۳۰۲ پر لکھتے ہیں: ’’انی قلت کلمۃ فیہ رائحۃ ادعاء النبوۃ کلمۃ‘‘ کے بعد ’’فیہ‘‘ کا لفظ ہے جو کہ مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جب کہ عربی زبان میں ’’کلمۃ‘‘ مؤنث ہے۔ ملاحظہ فرمایئے قرآن مجید سے دلیل ’’لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا ومن ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون (المؤمنون:۱۰۰)‘‘

’’انھا کلمۃ‘‘ اور ’’قائلھا‘‘ دونوں مؤنث کی ضمائر ’’کلمۃ‘‘ کے لئے استعمال ہوئیں۔ اب قادیانی حضرات سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کے الہام میں کلام مؤنث کیوں ہے۔ جب کہ قرآن میں مذکر کی ضمائر ہیں اور ’’کلمۃ‘‘ مذکر کیوں ہے جب کہ عربی میں یہ مؤنث ہے۔ ماجوابکم فھو جوابنا!

خطبہ جمعۃ المبارک پیر محل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد روشن ریلوے اسٹیشن روڈ پیر محل میں زیر صدارت مفتی محمد شیراز اور زیر نگرانی مولانا محمد حنیف ۲۵ راکتوبر کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمایا کہ باغیان پاکستان کادیانیوں کی بڑھتی سرگرمیوں کو لگام دی جائے اور انہیں آئین وقانون کا پابند بنایا جائے۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے پیر محل میں کادیانیوں کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گستاخ ...... مرزا قادیانی

جناب محمد آصف بھلی

مرزا قادیانی ایک جھوٹا مدعی نبوت، کذاب وکافر تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس اعلان کے ساتھ ہی مرزا قادیانی کا کافر وکاذب قرار پانا لازم ہوجاتا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت کے بعد کسی شخص کا دعویٰ نبوت کرنا ہی اسے اسلام سے خارج کردیتا ہے۔ مرزا قادیانی مراق، مالیخولیا اور دماغ میں خلل کا مریض تھا۔ اس لئے وہ بار بار نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد اس کی تردید بھی کردیتا۔ اس کے نفسیاتی مرض کا عجیب عالم تھا کہ وہ خود ہی کہتا: ''میں ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت ورسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔'' منکر ختم نبوت کو مرزا قادیانی نے بے دین اور منکر اسلام قرار دیا اور یہ بھی کہا کہ مجھ پر مدعی نبوت ہونے کا الزام جھوٹا ہے۔ یہ کہنے کے بعد اس نے پھر دعویٰ نبوت کردیا۔ اس طرح مرزا قادیانی نے خود اپنے دین اور منکر اسلام ہونے کا اعتراف کرلیا۔ مرزا قادیانی نے آپ ﷺ کی نبوت کے بعد مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج، کافر کی اولاد، قرآن کا دشمن اور بے شرم وبے حیا کے القاب سے بھی نوازا اور پھر دعویٰ نبوت کرکے اپنے دشمن قرآن، کافر، ابن کافر اور بے شرم وبے حیا ہونے کا اقرار بھی کرلیا۔

ایک بار پھر یہ بات اپنے ذہن میں تازہ کرلیں کہ مرزا بشیر الدین محمود کے مطابق اس کے باپ نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ نبوت کیا تھا۔ ۱۸۹۸ء میں یعنی اپنے دعویٰ نبوت کے سات سال بعد مرزا قادیانی نے یہ تحریر کیا کہ مجھ پر دعویٰ نبوت کا جھوٹا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اس شخص کو بھی لعنتی، مفتری اور کذاب قرار دیا جو مرزا قادیانی کو نبی مانتا ہے۔ گویا مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو تو جھوٹا اور کذاب تسلیم کیا ہی اس کے علاوہ اس نے ان قادیانیوں کو بھی لعنتی اور جھوٹا قرار دے دیا جو اسے نبی مانتے ہیں۔ ۱۹۰۳ء اور ۱۹۰۷ء میں بھی مرزا قادیانی نے اس شخص کو دجال اور کاذب وکافر قرار دیا جو ختم نبوت کا منکر ہے اور جو خاتم الانبیاء کے بعد کسی کو نبی مانتا ہے۔

مرزا قادیانی نے سورۃ الاحزاب کی آیت ۴۰: ترجمہ ﴿محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے﴾ کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر کیا تھا کہ جو شخص خاتم الانبیاء کے بعد نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے وہ بد بخت قرآن پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ اس کے بعد پھر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے خود یہ ثابت کردیا کہ مرزا قادیانی اور اس کو نبی ماننے والے ہی وہ بد بخت ہیں جو قرآن پر اور احادیث رسول کریم ﷺ پر قطعاً ایمان نہیں رکھتے۔

مرزا قادیانی چونکہ ایک جھوٹا مدعی نبوت ہے اور ایک لغو، باطل اور شیطانی مذہب کا بانی ہے۔ اس

لئے اللہ تعالیٰ کے سچے اور برگزیدہ پیغمبروں سے اسے خواہ مخواہ کی دشمنی ہے۔ مرزا قادیانی نے پہلے مثیل مسیح اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مثیل مسیح اور مسیح موعود میں بڑا فرق ہے۔ مرزا قادیانی کے مالیخولیا اور دماغ کے خلل نے یہاں بھی وہی طرز عمل اختیار کیا جیسا طرز عمل اس نے کبھی دعویٰ نبوت کرنے اور کبھی دعویٰ نبوت کرنے والے کو جھوٹا اور کذاب قرار دینے کی صورت میں اختیار کیا تھا۔

پہلے مرزا قادیانی نے کہا کہ میرا دعویٰ صرف مثیل مسیح ہونے کا ہے اور لوگ مجھے غلط فہمی سے مسیح موعود کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے ان لوگوں کو کم فہم قرار دیا جو اسے مثیل مسیح کے بجائے مسیح موعود سمجھتے تھے۔ مرزا قادیانی نے بار بار کہا کہ مسیح موعود ہونے کا میرا دعویٰ ہی نہیں اس لئے وہ شخص سراسر مفتری اور کذاب ہے جو مجھے مسیح موعود یا مسیح بن مریم کہتا ہے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان کردیا۔ اور اپنے آپ کو مفتری اور کذاب بھی ثابت کردیا۔ کذاب و مفتری مرزا قادیانی نے جب اپنے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو یہ تحریر کیا کہ حضرت عیسیٰ کے بعض روحانی خواص طبع اور عادات اور اخلاق وغیرہ خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی لکھے ہیں۔ مرزا قادیانی کو ایک جھوٹے مدعی نبوت کے طور پر یہ نفسیاتی مرض بھی لاحق تھا کہ اس نے خود کو حضرت عیسیٰ سے برتر اور اعلیٰ ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ نبی پر طرح طرح کے الزام عائد کرتے ہوئے معمولی سے بھی شرم وحیا اور اللہ تعالیٰ کا خوف محسوس نہیں کیا۔ خود کو مثیل مسیح اور بعد میں مسیح موعود قرار دینا اور حضرت عیسیٰ پر بیہودہ ترین الزام تراشی کرنا اور اللہ کے سچے نبی کی شان میں بدترین گستاخیوں کا ارتکاب کرنا یقیناً ایک جھوٹے مدعی نبوت کا ہی شعار ہوسکتا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب ”کشتی نوح“ میں حضرت عیسیٰ پر شراب پینے کا بیہودہ اور بے بنیاد الزام عائد کیا: ”کشتی نوح“ مرزا قادیانی کی وہ کتاب ہے جس میں مفتری و کذاب مرزا قادیانی نے اپنے ابن مریم بننے کا عجیب وغریب طریقہ بیان کیا ہے۔ وہ لکھتا: ”میں نے دو برس تک صفت مریم میں پرورش پائی پھر مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، مجھے مریم سے عیسیٰ بنادیا گیا۔“ (کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

ایک قادیانی قاضی یار محمد خان بیان کرتا ہے کہ: ”حضرت مسیح (مرزا قادیانی) نے کہا کہ مجھ پر کشف کی حالت طاری ہوئی اور میں حالت کشف میں عورت بن گیا۔ اللہ مرد کی صورت میں میرے پاس آیا اور مجھ سے جماع (رجولیت کی قوت) کیا۔ (نعوذ باللہ) اس کے نتیجہ میں میں حامل ہوگیا اور پھر مجھ سے ایک بچہ پیدا ہوا جو میں ہی تھا۔ اور وہ مریم کا بیٹا تھا۔“ (اسلامی قربانی ص ۱۱)

اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اس سے بڑی گستاخی اور توہین کیا ہوسکتی ہے جس کا مرزا قادیانی مرتکب ہوا۔ گویا مرزا قادیانی شیطنت میں شیطان مردود سے بھی آگے بڑھ گیا۔ حیرت کا مقام ہے اور لعنت ہے

ایسے افراد کی عقل پر بھی جو ملعون و مردود مرزا قادیانی کی ایسی تحریریں پڑھ کر بھی مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی خباثت اور گمراہی کی کوئی حد ہی نہیں۔ وہ خود کو ابن مریم بھی کہتا ہے، اپنے مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ بھی کرتا ہے اور پھر اللہ کے اسی جلیل القدر پیغمبر کے خلاف الزام بھی تراشتا ہے۔ اپنے دور کا ہی نہیں بلکہ جب سے دنیا وجود میں آئی ہے، اور جب تک دنیا قائم رہے گی۔ مرزا قادیانی اس دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا اور کذاب ہے۔ وہ حضرت عیسیٰ پر یہ الزام عائد کرتا ہے کہ انہیں جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ حضرت عیسیٰ کی عقل بہت موٹی تھی۔ ان کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی بھی عادت تھی۔

اس پلید اور جھوٹے شخص مرزا قادیانی نے اللہ کے ایک سچے اور پاک باز پیغمبر پر جو بیہودہ اور بے بنیاد الزام لگائے ہیں۔ ان الزامات سے مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ مرزا قادیانی کے کن شیطانی جذبات کی تسکین ہوتی تھی۔ ایک طرف مرزا قادیانی کا خود کو مسیح موعود کہنا اور ابن مریم ہونے کا ڈھونگ رچانا اور دوسری طرف حضرت عیسیٰ سے بدترین بغض وعناد کا مظاہرہ کرنا سوائے پاگل پن کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ یوں تو مرزا قادیانی کے جھوٹا مدعی نبوت ہونے کے لاکھوں دلائل ہیں لیکن مرزا قادیانی کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کے لئے یہ ایک دلیل ہی کافی ہے کہ مرزا قادیانی اللہ کے ایک نبی برحق حضرت عیسیٰ کا گستاخ تھا۔

میں نے اپنے اس مختصر مضمون میں حضرت عیسیٰ کی شان میں مرزا قادیانی کی گستاخیوں اور بدزبانیوں کی چند مثالیں پیش کی ہیں۔ اور وہ بھی دل پر پتھر رکھ کر ورنہ حضرت عیسیٰ اور پھر حضرت مریم کے بارے مرزا قادیانی نے اتنی گندی، غلیظ، پلید اور گھٹیاں زبان استعمال کی ہے کہ اگر اپنے دل میں ایمان کی ایک رتی رکھنے والا مسلمان بھی ان تحریروں کو پڑھ لے تو وہ مرزا قادیانی پر ایک کروڑ مرتبہ لعنت ضرور بھیجے گا۔ کیوں کہ ہمیں قرآن حکیم اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے جو تعلیمات دی ہیں ہمیں ان پر عمل کرنا ہے۔ اس لئے ہم اللہ کے کسی بھی نبی کی قدرومنزلت اور فضائل سے انکار نہیں کرسکتے۔ انکار کی صورت میں ہمارا ایمان سلامت نہیں رہتا۔ مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ کی شان میں بدزبانیوں، گالیوں اور افتراء پردازیوں کے بعد قادیان میں جنم لینے والے اس کذاب کا اسلام کے ساتھ رشتہ برقرار نہیں رہتا اور مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کی حقیقت بھی سب پر عیاں ہوجاتی ہے۔ آخر میں میرا ایک پیغام قادیانیوں کے لئے بھی ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے حضرت عیسیٰ کے خلاف مرزا قادیانی کی خرافات اور بیہودہ گوئی کے اس پہلو پر ضرور غور کریں کہ اگر مرزا قادیانی کا اپنا دعویٰ نبوت برحق ہوتا تو وہ اللہ کے ایک جلیل القدر پیغمبر کے خلاف غلیظ زبان کیسے استعمال کرسکتا تھا۔ اگرچہ بنیادی بات یہی ہے کہ عقیدہ ختم نبوت سے انکار ہی مرزا قادیانی کے (جھوٹے دعویٰ نبوت کے بعد) کفر وضلالت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ کے خلاف غیر مہذب الفاظ کے استعمال کے بعد مرزا قادیانی نے اپنے کفر پر ایک اور مہر تصدیق لگادی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ و مجلس عمومی کا اجلاس

حافظ محمد انس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم کے فرمان مبارک پر مجلس شوریٰ کا اجلاس ۷/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز سوموار کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت الامیر دامت برکاتہم نے فرمائی۔

اجلاس کا آغاز حضرت مولانا قاری محمد یاسین مدظلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ابتدائی کلمات حضرت اقدس ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے ارشاد فرمائے۔ سابقہ اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنانے کی سعادت راقم الحروف کے حصہ میں آئی۔ حضرت الامیر مدظلہ نے سابقہ اجلاس کی کارروائی ساعت فرمانے کے بعد توثیقی دستخط فرمائے۔ فوت شدگان اور بیماروں کے لئے حضرت الامیر مدظلہ کے حکم پر حضرت نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ نے دعاء کرائی۔

مجلس شوریٰ کے اجلاس کے اہم فیصلے

۱...... حضرت اقدس مولانا مفتی خالد محمود صاحب (اقراء روضۃ الاطفال کراچی) کی تجویز مبارکہ پر مجلس شوریٰ نے فرمایا کہ مجلس کے کام کا دائرہ کار سکول و کالج، یونیورسٹیز تک کام کو مزید سے مزید پھیلایا جائے تاکہ اس نوجوان نسل میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی زہرناکیوں کو اجاگر کیا جائے۔ ۲...... مجلس کوئٹہ کے دفتر کے لئے بھی فیصلہ کیا گیا کہ مجلس کوئٹہ کے مقامی احباب باہمی مشاورت سے دفتر کی جدید تعمیر کا فیصلہ کرنے کے بعد ملتان مرکز کے مشورہ سے دفتر کوئٹہ جس کی عمارت بوسیدہ ہو چکی ہے اس کو گرا کر نئے سرے سے جدید طرز پر تعمیر کیا جائے۔ ۳...... گوجرانوالہ میں سیالکوٹی دروازے کے قریب مجلس کا جو پرانا دفتر ہے جس کی عمارت کافی بوسیدہ ہو چکی ہے اس کے متعلق فیصلہ لیا گیا کہ ناظم مالیات حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ گوجرانوالہ شہر کا ایک دورہ کریں اور مقامی احباب میں اتفاق رائے کو ہموار فرمائیں۔ اتفاق رائے ہو جانے کے بعد اس دفتر کو فروخت کر دیا جائے اور اس کی رقم مجلس کے بیت المال میں جمع کرائی جائے۔ پھر کسی موزوں جگہ پر اسے صرف کیا جائے۔ ۴...... اجلاس شوریٰ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ آنے والے وقتوں میں گوادر شہر کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہاں پر بھی ابھی سے ہی مجلس کے لئے کوئی مناسب قطعہ اراضی خرید کر لیا جائے تاکہ آنے والے وقتوں میں وہاں مجلس کے کام کو وسعت دی جاسکے۔

قارئین کرام! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک کے اندر واحد جماعت ہے جس کے ادنیٰ سے ادنیٰ

کارکن سے لے کر امیر مرکزیہ تک تمام حضرات صرف اور صرف رضائے الٰہی اور شفاعت محمدی ﷺ کے حصول کے لئے مجلس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ کوئی بھی فرد یا رکن عہدہ کی لالچ کی خاطر مجلس سے وابستہ نہیں ہے۔ اکابرین کے فرامین کے مطابق تحفظ ختم نبوت کا کام کرنا براہ راست حضور اکرم ﷺ کی ذات کا تحفظ کرنا ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی سعادت اور خوش بختی کی بات ہے لیکن ان تمام تر باتوں کے باوجود جو حضرات عہدوں پر موجود ہیں ان حضرات کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ میری جگہ کسی اور کو یہ منصب دیا جائے۔ کہیں مبادا مجھ سے اس منصب کے تقاضوں میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ مجھے وہ اجلاس شوریٰ بھی اچھی طرح یاد ہے کہ جس میں مجلس کے سابقہ امیر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہ کو امیر نامزد کیا گیا تو حضرت ڈاکٹر صاحب نے اوّلاً شدید انکار فرمایا کہ مجھے امیر نہ بنایا جائے۔ کسی اور کو نامزد کریں۔ لیکن جب اجلاس کے تمام شرکاء نے حضرت کے حق میں ہی حمایت کا اعلان کیا تو حضرت الامیر اس طرح بلبلا کے روئے جس طرح بچے روتے ہیں۔ حضرت الامیر کے رونے پر تمام شرکائے اجلاس پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی تھی۔ اس دفعہ پھر اجلاس میں حضرت الامیر نے ایک مرتبہ پھر کمال درکمال عاجزی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں کمزور بھی ہوں، بیمار بھی۔ اس لئے آپ حضرات کسی اور کو منتخب فرمالیں۔ لیکن پھر نائب امیر مرکزیہ حضرت صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے سب کی طرف سے نمائندگی فرماتے ہوئے حضرت الامیر سے درخواست کی۔ ہم آپ کی تمام باتوں میں اتباع کریں گے مگر اس حکم میں آپ ہمیں معذور سمجھیں۔ ہم سارے آپ سے دست بستہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی شفقتوں اور سرپرستی سے محروم نہ فرمائیں۔ پورے ہاؤس نے اس کی تائید فرمائی۔

حضرت الامیر مدظلہ کی سماعت کا بھی کچھ عذر ہے۔ اللہ کریم صحت وعافیت سے نوازیں۔ حضرت کے صاحبزادے حضرت مولانا سعید اسکندر خان مدظلہ نے حضرت الامیر کے کان مبارک کے قریب جاکر یہ بات عرض کی تو حضرت الامیر نے اس درخواست کو قبول فرمایا۔ بعد ازاں حضرت اقدس خاکوانی صاحب مدظلہ کی برقت آمیز دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں میں مجلس کی طرف سے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے تمام منتظمین بالخصوص حضرت مولانا محمد سلیمان بنوری، حضرت مولانا سعید اسکندر اور حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب امیر مجلس کراچی استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اجلاس کے لئے بہترین سے بہترین انتظامات فرمائے۔

اجلاس مجلس عمومی

مؤرخہ ۱۱؍اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعہ بمقام جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے، جس کے دستور کے مطابق درج

ذیل اغراض ومقاصد ہیں: ۱......تبلیغ واشاعت اسلام حدیث ’’انا علیہ واصحابی ‘‘ کی روشنی میں۔
۲......اصلاح عقائد واعمال، صحابہ، تابعین، ائمہ دین کی نشادہی کے مطابق بالخصوص ’’عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ‘‘ جس کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔

مبلغین، شعبہ نشرواشاعت، دینی مدارس کا قیام، تعلیم بالغان، تعلیم نسواں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت مذکورہ تبلیغی، تعلیمی واصلاحی فریضہ وطن عزیز کی مروجہ سیاسیات سے بالاتر ہوکر سرانجام دے گی۔ مجلس کی غیر سیاسی ہونے کی حیثیت کو مجلس شوریٰ بھی تبدیل نہیں کر سکے گی۔ ہر وہ شخص جو عاقل وبالغ ہو مرد ہو یا عورت اور وہ تمام ایسی عادات جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہوں ان سے پاک ہو۔ وہ مجلس کا ممبر بن سکتا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی ممبر شپ تین سال کے لئے ہوتی ہے۔ رکنیت فیس مبلغ ۱۰ روپے ہے۔

امسال بھی ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی ممبر شپ کی گئی۔ ممبر شپ مکمل ہونے کے بعد مقامی جماعتی نظام کی تشکیل کے بعد مرکزی تنظیم کے انتخاب کے لئے مجلس عمومی کا اجلاس ۱۱/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ حضرت صاحبزادہ عزیز احمد نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک حافظ محمد یوسف عثمانی رکن مجلس شوریٰ نے فرمائی۔ ابتدائی کلمات حضرت ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے فرمائے۔ درج ذیل مرکزی عہدوں کے لئے درج ذیل حضرات کی مجلس عمومی کے ممبران نے توثیق فرمائی۔

نائب امیر اوّل: حضرت اقدس مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی صاحب مدظلہ۔

نائب امیر دوم: حضرت اقدس مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مدظلہ۔

بعد ازاں حضرت اقدس صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دینی مدارس اور علامہ اقبال

دینی مدرسوں نے اسلام کی جو حفاظت کی ہے، اس کے بارہ میں ایک مرتبہ علامہ اقبال نے فرمایا تھا: ’’یورپ کو دیکھنے کے بعد میری رائے بدل چکی ہے۔ ان مکتبوں اور مدرسوں کو اسی حالت میں رہنے دو۔ غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہی مکتبوں میں پڑھنے دو۔ اگر یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا اسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔ اگر (اس متحدہ) ہندوستان کے مسلمان مکتبوں کے اثر سے محروم ہوگئے تو بالکل اسی طرح جیسے ہسپانیہ میں مسلمان آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا، ہندوستان میں آگرہ کے تاج محل اور دلّی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو سال کی حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔‘‘ (تذکرہ مشائخ دیوبند ص۴۷۳)

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس عارف والا

مفتی محمد عمیر

استاذ محترم مولانا محمد رضوان عزیز نے چندہ ماہ قبل عارف والا میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا ارادہ کیا جو بظاہر ایک دیوانے کا خواب لگتا تھا۔ مگر جہد مسلسل اور محنت شاقہ سے اللہ نے ۲۸ ستمبر ۲۰۱۹ء کا دن دیکھایا جس دن یہ عارف والا جیسے پسماندہ علاقے سے عشاق ختم نبوت کا جم غفیر دیوانہ وار ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے امڈ آیا۔ کانفرنس کے انتظامی امور کی مشاورت کے لئے عارف والا کے مقامی علماء کرام کا اجلاس بلایا اور ذمہ داریاں تفویض کی گئیں۔ سب سے پہلے سرکاری طور پر اجازت کے حصول کا مرحلہ جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ اللہ جزائے خیر دے قاری عبدالباسط اور مولانا اللہ دتہ کو جن کی شب و روز کی محنت سے اجازت نامہ مل گیا۔ کانفرنس مائدہ میرج ہال میں منعقد ہوئی۔

کانفرنس کے تمام مہمانان گرامی بروقت تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے عارف والا کو بھرپور رونق بخشی۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا عبدالشکور حقانی اور مولانا محمد شاہد عمران عارفی نے شرکت کی۔ شاہین ختم نبوت کے وجد آفرین بیان نے مجمع کی کایا پلٹ دی۔ دل نشین انداز میں انہوں نے تحریک ختم نبوت کا تعارف کرایا۔ مولانا محمد راشد مدنی نے آپ ﷺ کی شان عظمت کو دیگر کتب سماوی سے ثابت کیا۔ مولانا عبدالشکور حقانی نے اپنے خاص مضمرانہ ذوق کے تحت عقیدہ ختم نبوت کو واضح کیا۔ مولانا شاہد عمران عارفی نے کانفرنس کے آغاز اور درمیان میں نعت رسول مقبول ﷺ سے مجمع پر سحر طاری کردیا۔ بالخصوص جب ختم نبوت کا ترانہ پیش کیا تو عوام عش عش کر اٹھی۔ بعدازاں پشاور کے چاند مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی تشریف لائے جن کی زیارت کے لئے عوام بے تاب تھی۔ ان کے بیان سے قبل مولانا محمد رضوان عزیز نے چند منٹ کا کلیدی بیان کیا۔ جس میں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی ضرورت اور فتنوں سے بچنے کی اہمیت کو بیان کیا۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے عشق رسالت اور ختم نبوت کے عنوان سے سامعین کو محظوظ کیا۔

کانفرنس ہر اعتبار سے کامیاب ہوئی۔ مولانا عبداللطیف خطیب رحمانیہ مسجد اور ان کے رفقاء نے شرکاء کانفرنس کے لئے خوب ضیافت کا اہتمام کیا۔ مہمانان خاص کے لئے برادرم عبدالباسط زرگر نے اپنے دولت کدہ کو آراستہ کیا۔ بھائی محمد شہباز اور بھائی محمد عاطف نے خصوصی معاونت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر تجاویز وصول کی گئیں جن سے آئندہ کے لئے ختم نبوت کے کام کو منظم کرنے میں رہنمائی ملے گی۔

فقید المثال ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

مولانا توصیف احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی قیادت کے فیصلوں کے مطابق حیدرآباد ڈویژن کے زیر اہتمام ۴؍اکتوبر بروز جمعہ کو حیدرآباد کے تاریخی مقام میانی روڈ، ٹاور مارکیٹ میں دوسری فقید المثال ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ میانی روڈ حیدرآباد قیام پاکستان سے موجودہ وقت تک دینی تحریکوں کا مرکز رہا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، متحدہ مجلس عمل کے اکابرین حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبداللہ درخواستیؒ، مولانا سمیع الحق شہیدؒ، علامہ شاہ احمد نورانیؒ، قاضی حسین احمدؒ، حضرت مولانا فضل الرحمٰن ایسے اکابرین کے ایمان پرور بیانات، وانقلابی خطابات کی حسین یادیں آج بھی میانی روڈ، ٹاور مارکیٹ سے وابستہ ہیں۔ اسی تسلسل کو زندہ وجاوید رکھنے کے لئے تاریخی کانفرنس کے لئے اس جگہ کا انتخاب کیا گیا۔ ۲۰۱۵ء میں میانی روڈ پر پہلی جبکہ ۴؍اکتوبر ۲۰۱۹ء کو دوسری عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ بعد نماز مغرب پہلی نشست میں حافظ محمد ابراہیم نے تلاوت جبکہ حافظ صبغت اللہ، حافظ سعید مسعود نے نعت کی سعادت حاصل کی، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مختار احمد مبلغ میرپور خاص نے انجام دیئے۔ بعد از نماز عشاء قاری محمد اسامہ حقانی کی تلاوت سے دوسری نشست کا آغاز ہوا، حمد و نعت حافظ محمد اشفاق کراچی، حافظ محمد یمان رحیمی، محمد عمار شفقت نے پیش کیں۔ مدرسہ مظاہر العلوم کے حافظ بدرالدین نے عربی میں جبکہ محمد حذیفہ نے انگلش میں تقریر کی۔

بعد ازاں کانفرنس کے جملہ مہمانان گرامی اسٹیج کی زینت بنے اور ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں خوب خطابات فرمائے۔ مہمانان گرامی میں مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس، حضرت مولانا اللہ وسایا، سائیں مولانا عبدالمجیب قریشی پیر شریف، مولانا حافظ حمداللہ سابق سینیٹر، مولانا ناصر خالد محمود سومرو، مولانا محمد رفیق جامی، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا تجمل حسین شامل ہیں۔ راقم توصیف احمد نے قراردادیں پیش کیں، جن میں خصوصی مطالبہ کیا گیا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی تنظیم انجمن سرفروشان اسلام پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ عالمی مجلس حیدرآباد کے امیر مولانا عبدالسلام قریشی کی دعا پر کانفرنس رات سوا دو بجے اختتام پذیر ہوئی، کانفرنس کی محنت دو ماہ جاری رہی، حیدرآباد ڈویژن کے جملہ مدارس کے مہتممین، اساتذہ طلباء، علماء، قراء، وعوام الناس نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے شب و روز خوب محنت کی، خوب دعاؤں کا اہتمام کیا، کئی مستورات نے روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ تمام کا تعاون قبول فرمائے۔ آمین!

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا از مولانا محمد رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد عبداللہ (ر) پرنسپل کالج بھکر

میری خوش قسمتی ہے کہ مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مستطاب بعنوان ''سیدہ فاطمہؓ'' جسے حضرت مولانا اللہ وسایا زید مجدہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام طبع ونشر کے زیور سے آراستہ کیا ہے، کے مطالعہ کی توفیق ارزانی ہوئی ہے۔ کتاب کیا ہے، حقائق و معارف کا گنجینہ ہے۔ کتاب صرف سیدہ فاطمہؓ کی سیرت واحوال پر ہی مشتمل نہیں ہے بلکہ اس میں قرآن وسنت اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں ان تمام حساس مسائل مشکلات، شکوک شبہات، صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کے آپس کے تعلقات اور روابط کے متعلق اٹھائے گئے سوالات کا اس انداز سے جواب دیا ہے کہ اگر بانظر انصاب اس کا مطالعہ کیا جائے تو دلی اطمینان حاصل ہوتا ہے اور تمام شکوک وشبہات دم توڑ جاتے ہیں اور اس پاک باز ہستی کے متعلق دلخراش غلط فہمیاں اور الجھنیں ہوا ہو جاتی ہیں۔ مصنف مرحوم نے متنازع فیہ مسائل ایسے اسلوب تحریر سے سلجھائے ہیں کہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ شیر وشکر معلوم ہوتے ہیں۔ عبارت میں ایسی مٹھاس اور ایسی احتیاط برتی ہے کہ مجال ہے کسی کی دل آزاری ہو۔ انداز محققانہ وعادلانہ ہے۔ ادبی چاشنی اور زبان کی فصاحت وبلاغت ہر جگہ یکساں دلچسپی کا ساماں مہیا کرتی ہے۔ سیدۃ النساء کی پیدائش سے وصال تک واقعات تاریخی تسلسل سے بیان کئے ہیں اور جہاں جہاں غیروں کی طرف سے پیدا کردہ غلط فہمیاں محسوس کیں انہیں خوش اسلوبی سے دور کرتے چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ اور اہل بیتؓ رسول کی فقر وفاقہ اور اختیاری تنگ دستی کی زندگی اور شہداء کربلا کے واقعات کرب وبلا اور حکومت وقت کے نمائندوں، کارندوں اور گماشتوں کی طرف سے ظلم وزیادتی کے خون چکاں واقعات ایسے درد بھرے انداز سے سپرد قلم وقرطاس کئے ہیں کہ انہیں پڑھ کر پتھر دل انسان کی آنکھیں اشکبار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ دراصل یہ کتاب محض تعارف ورائے زنی سے حقیقت آشکارا نہیں کرسکتی۔

اس قسم کی تصنیف توفیق الٰہی سے ہی معرض وجود میں آسکتی ہے:

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قارئین ممنون ہیں مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا کہ کتنی تگ ودو سے ایک بظاہر ناپید کتاب کو تلاش بسیار کے بعد منظر عام پر لائے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء! یہ کتاب اس لائق ہے کہ ہر کتب خانے اور لائبریری کی زینت ہو۔ خواہ وہ ذاتی ہو یا شخصی، نیم سرکاری ہو یا سرکاری۔ اللہ تعالیٰ سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے اور اعتماد علی السلف کی فضا عام فرمائے۔ آمین!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ریاست مدینہ تعارف، پس منظر، ضرورت واہمیت: افادات: مولانا زاہد الراشدی: مرتب: مفتی محمد سعد سعدی: صفحات:۱۰۴: قیمت: درج نہیں: ناشر پاکستان شریعت کونسل راولپنڈی: ملنے کا پتہ: مکتبہ اہل سنت مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ: فون: 0306-6426001 !

جناب عمران خان نے برسراقتدار آتے ہی جہاں اور سبز باغ دکھلائے وہاں پاکستان کو ریاست مدینہ کی طرح فلاحی ریاست بنانے کا بھی اعلان کیا۔ ان کے اس اعلان پر بہت سے علماء کرام نے ان کے اس خوش نما نعرے پر تحسین وآفرین کے ڈونگرے برسائے اور یہاں تک کہہ دیا کہ پاکستان میں پہلا خوش نصیب انسان ہے جس نے ریاست مدینہ کا نام تو لیا۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی ملک کے نامور عالم دین، سلیم الفکر، دانش ور وسکالر ہیں۔ ان کا قلم ہر زمانہ کے ملحدین کے خلاف برسرپیکار رہا ہے۔ اس کتاب میں ریاست مدینہ کے خدوخال اور والی ریاست کی عظیم الشان خدمات کو بیان فرمایا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد تقابل کرنے پر معلوم ہوگا کہ صرف یہ خوش نما نعرہ ہی ہے۔

علمائے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن اوران کی خدمات: مرتب: مولانا سید محمد زین العابدین: صفحات:۷۹۰: ناشر: مکتبۃ المہند گلشن جوہر بلاک A-1 یونیورسٹی روڈ کراچی۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن شیخ الاسلام علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی حسین یادگار ہے۔ جس کی بنیاد آپ نے ۱۹۵۴ء میں رکھی۔ دینی تعلیم کے علاوہ کئی ایک شعبہ جات میں تخصصات بھی کرائے جاتے ہیں۔ اس میں داخلہ لینے والے طلباء کرام کو قدیم وجدید علمی ماخذ کا گہرا مطالعہ، تصنیف وتالیف کی مشق اور کسی نہ کسی اہم موضوع پر مقالہ بھی تحریر کرایا جاتا ہے۔ آپ نے قرآن وسنت کے موضوعات پر جدید طرز کے لٹریچر کی تیاری کے لئے ''ادارہ دعوت وتحقیق اسلامی'' قائم کیا۔ نیز جدید پیش آمدہ فقہی مسائل پر غور وخوض کرنے کے لئے ''مجلس تحقیق مسائل حاضرہ'' کی بھی بنیاد رکھی۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف مسائل پر اپنے رفقاء سے تحریری کام لیا۔ مولانا زین العابدین زیدمجدہ نے جامعہ کے چالیس علماء کرام کا انتخاب فرماکر ان کا تعارف اوراوران کی علمی خدمات پر قلم اٹھایا، جس میں ان علماء کرام کی سینکڑوں تصنیفات کا بھی تعارف کرایا گیا ہے۔ جو ملک کے دیگر جامعات کے لئے لائق تقلید اقدام ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف مذکور کی اس عظیم خدمت کو قبول فرمائیں اور صاحب ذوق علمی شخصیات کو استفادہ کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس ڈسکہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام یکم ستمبر۲۰۱۹ء بعد نماز مغرب جامع مسجد حاجی سلمان والی ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔صدارت مولانا حافظ محمد اسحاق ،نگرانی مولانا فقیراللہ اختر اور نقابت مولانا مفتی مبشر بدر نے کی۔کانفرنس سے خصوصی خطاب حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا۔انہوں نے کہا کہ قادیانی عبدالشکور کوایک پلاننگ کے تحت امریکی صدر کے سامنے پیش کیا گیا۔حکمران قادیانیت نوازی اوراہل اسلام کے جذبات کو مجروح کرنے سے باز رہیں۔علاوہ ازیں مولانا افضل شاکر، مولانا ایوب خان ثاقب،مولانا ارشد محمود خان،مولانا محمد طیب خان نے شرکت و بیانات کئے۔

ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۴ستمبر۲۰۱۹ء بروز بدھ کو مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ میں منعقد ہوئی۔کانفرنس کی نقابت مسعود حجازی نے کی۔ ہدیہ نعت جناب حافظ فیصل بلال حسان نے پیش کیا۔کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا نور محمد ہزاروی،مولانا محمد قاسم سیوطی،مولانا عبدالماجد شہیدی،قاری عبدالواحداور مفتی طاہر مسعود نے خطابات کئے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیت نواز عناصر میدان محشر کس منہ سے نبی آخرالزمان ﷺ سے شفاعت مانگیں گے؟ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے ہر طبقے کا کردار نا قابل فراموش ہے۔اس عظیم مشن کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے اپنے لئے جنت کا سودا کررہے ہیں ۔ملک میں قادیانیت سہولت کاروں کو ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔قانون ختم نبوت کا مسئلہ صرف مذہبی نہیں بلکہ آئینی بھی ہے۔ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے ہردم تیار رہیں گے۔کانفرنس میں منڈی بہاؤالدین کے علاوہ جہلم ، گجرات اور سرگودھا سے بھی افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔کانفرنس کے تمام شرکاء کی میزبانی وانتظام پر خادم ختم نبوت بھائی مختار گجر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ بھائی مختار گجر نے آئندہ سال منعقدہ ہونے والی کانفرنس میں پانچ عمرے کے ٹکٹ دینے کا بھی اعلان کیا۔

ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۴ستمبر۲۰۱۹ء بروز ہفتہ کو بعد نماز مغرب جامع مسجد یوسف

بنوری رحمۃ اللہ علیہ ہادی ٹاؤن سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت پیر سید شبیر احمد گیلانی امیر عالمی مجلس سیالکوٹ اور نگرانی مولانا فقیر اللہ اختر نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد بلال کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب رانا محمد عثمان قصوری نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا مفتی محمد داؤد نفیس نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے اہل سنت بریلوی مکتب فکر کے مولانا سید علی رضا شاہ، جمعیت اہلحدیث کے مولانا ڈاکٹر عبدالحفیظ مظہر اور عالمی مجلس کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ ہر آنے والی حکومت غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے ناموس رسالت وختم نبوت کے قانون پر حملہ آور ہوتے ہیں، لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمان بے روزگاری و مہنگائی کے بحران تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن نبی آخری الزمان ﷺ کی عزت وناموس پر کوئی حرف برداشت نہیں کر سکتے۔ علاوہ ازیں سید محبوب احمد گیلانی، مولانا محبوب الٰہی ہزاروی، مولانا قاری نذیر احمد، حافظ احمد مصدق قاسمی اور مولانا حماد انذر قاسمی نے بھی بیانات وشرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس نارووال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۵ر ستمبر ۲۰۱۹ء جامع مسجد عثمانیہ گیلانی کالونی نارووال میں بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ فخر القراء قاری محمد طلحہ عثمان نے تلاوت جب کہ رانا محمد عثمان قصوری نے نعت رسول محمد عربی ﷺ پیش کی۔ نقابت کے فرائض مولانا راشد محمود قاسمی نے سرانجام دیئے۔ صدارت مولانا مفتی محمد عصمت اللہ امیر نارووال اور نگرانی مولانا فقیر اللہ اختر نے فرمائی۔ بیانات مولانا محمد طیب زاہد اعوان، مولانا افتخار اللہ شاکر، مولانا نور الحسن انور، پروفیسر علامہ شکیل احمد، حضرت مولانا اللہ وسایا کے ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا مسرور اس خوشی میں مبتلا نہ ہو کہ آئین سے قادیانیت کو غیر مسلم قرار دینے والی شق ختم کر دی جائے گی۔ قادیانی خود اپنے لئے مشکلات کا دروازہ نہ کھولیں۔ مولانا اللہ وسایا کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس جنڈانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جنڈانوالہ کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲ر اکتوبر بروز بدھ بعد نماز عشاء عیدگاہ شمالی مسجد علی المرتضیٰ میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے کی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت جناب قاری رضوان گل نے حاصل کی۔ بعدازاں قاری محمد خالد عبداللہ اور حافظ کلیم حسانی نے نعت مقبول پیش کی۔ مولانا محمد طارق مبلغ مجلس راولپنڈی، مولانا مفتی رضوان عزیز، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا غلام رسول دین

پوری شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر مسلم کالونی کے خطابات ہوئے۔آخر میں حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی کا خطاب ہوا۔ خطباء کرام نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی چالوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور تحفظ ختم نبوت پر کام کی فضیلت اور موجودہ حالات میں اس کام کی ضرورت سے روشناس کیا۔ آخر میں حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی دعا سے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔اللہ تعالیٰ مولانا مفتی محمد ادریس اور ان کے تمام معاونین جن کی دن رات کی محنتوں، کاوشوں سے یہ کانفرنس منعقد ہوئی، کو اپنی شایان شان اجر عظیم عطاء فرمائے۔ الحمدللہ! کانفرنس میں کثیر تعداد میں شرکاء نے شرکت کی۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر کے مبلغ مولانا محمد ساجد نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بروز جمعرات ۳/اکتوبر ۲۰۱۹ء کو بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔کانفرنس کی صدارت مقامی امیر مولانا عبدالصمد، نگرانی مقامی جنرل سیکرٹری مولانا خالد محمود نے کی جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا تجمل حسین (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ) نے سرانجام دیئے۔کانفرنس کا آغاز قاری فتح محمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔مشہور نعت خواں الحاج امداد اللہ پھلپوٹو نے ہدیہ حمد و نعت پیش کیا۔مولانا عبدالرحمٰن ڈنگراج امیر جمعیت نوشہرو فیروز، مولانا قاری کامران احمد، مولانا قاضی احسان احمد اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے خصوصی خطابات ہوئے۔انہوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد ہے اس کا تحفظ ہر مسلمان پر لازم ہے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمان کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور قادیانیوں کو ان کے مکروہ مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ختم نبوت کا قانون باقی رہے گا۔مسلمان ہر صورت میں ختم نبوت کا تحفظ کریں گے اور قادیانیت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔کانفرنس کے اختتام پر جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اردو وسندھی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور شرکاء کے لئے کھانے کا نظم بھی کیا گیا۔کانفرنس میں علاقہ بھر کے علماء کرام اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔کانفرنس کے انتظامات اور ضیافت کی ذمہ داری مفتی محمد شاہد، حافظ تاج محمد ملک، بھائی فیصل، مولوی سجاد الرحمٰن، مولوی اللہ ودھایو اور دیگر ساتھیوں نے سنبھالی۔(قاری عبداللہ فیض)

ختم نبوت کانفرنس دھنی گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ختم نبوت چک نمبر ۳۳۲ ج ب دھنی تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۱۲/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

مولانا خورشید امام وخطیب جامع مسجد ہذا نے نگرانی اور حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی چوک سرور شہید ضلع مظفرگڑھ نے صدارت فرمائی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا کا خصوصی خطاب ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کادیانیت کے بدبودار شجر خبیثہ کی آبیاری ہمیشہ جھوٹ فریب دھوکہ دہی اور کذب ودجل پر قائم رہی اس سے بچنا ایمان اور عقیدہ کی سلامتی ہے اور آنحضرت ﷺ سے محبت وعقیدت کا تقاضا ہے کہ مرزائیت کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، مولانا فیاض مدنی، مولانا خورشید صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ مولانا عبدالمجید فاروقی کی وعظ ونصائح اور دعاؤں سے کانفرنس کا اختتام ہوا۔ محمد فاروق نمبردار، محمد احمر، محمد وقاص اوران کے رفقاء کرام نے کانفرنس کی تیاری میں بھرپور محنت وکاوش کی اللہ پاک جزائے خیر عطا فرمائیں آمین۔

ملتان کی ڈائری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان دفتر میں مولانا محمد وسیم اسلم کو لائبریرین اور ماہنامہ لولاک ملتان کا معاون مدیر مقرر کیا گیا تھا۔ موصوف کو باضابطہ ملتان کا مبلغ بھی مقرر کیا گیا ہے۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے بعد انہوں نے ملتان کے شرقی کنارے خانیوال روڈ اور سمیجہ آباد کی مساجد کا سروے شروع کیا۔ ان دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بھی بیرون ملتان پروگرام نہ ہونے کی وجہ سے دفتر مرکزیہ میں تھے۔ تو مولانا محمد وسیم اسلم نے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے اور اپنے دروس ترتیب دیئے۔ چنانچہ ایک ہفتہ میں انتیس (۲۹) مساجد میں بیانات ہوئے۔ دو مساجد میں مولانا حافظ محمد انس نے بھی درس دیئے۔ جن علاقوں میں دروس ختم نبوت کی صدا بلند کی گئی ان میں پیران غائب، باغ حسین، ۴۰ فٹی، ۲۰ فٹی، کپڑا مارکیٹ، زیڈ ٹاؤن، شاہ ٹاؤن، مکہ ٹاؤن، فیصل کالونی، دین پورہ، باقرہ آباد، حسن آباد سمیت دیگر کئی علاقے شامل ہیں۔ جامع مسجد کوثر کے مولانا عطاء الرحمٰن نے علاقہ کی رہبری میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ملتان کے در ودیوار عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے سلسلہ میں گونج اٹھے۔ ملتان شہر کی مضافاتی آبادیوں میں قائم ہونے والی نئی مساجد میں ختم نبوت اور تحریک ختم نبوت سے متعلق بیانات سن کر اہل ملتان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر کا شکریہ ادا کیا کہ مجاہدین ختم نبوت نے انہیں یاد کیا۔ بیانات سن کر سامعین نے کہا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تن، من دھن کی بازی لگادیں گے۔ لیکن ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ کے علاقہ میں خطبات جمعۃ المبارک

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد وسیم اسلم نے ۱۸؍اکتوبر کے خطبات جمعۃ المبارک اپنے مرحوم بزرگ، تحریک ختم نبوت کے بے باک مجاہد، ہزاروں علماء کرام کے استاذ گرامی حضرت مولانا

عبدالرحیم اشعر ؒ کے علاقہ عنایت پور تحصیل جلالپور پیروالہ میں ارشاد فرمائے۔ مولانا اشعر ؒ کے قائم کردہ مدرسہ مطالب العلوم کی جامع مسجد میں مولانا محمد وسیم اسلم اور قریبی بستی آرائیاں کی مرکزی جامع مسجد میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مولانا اشعر ؒ کی عظیم الشان خدمات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا اشعر ؒ نے نصف صدی سے زائد عرصہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج سے قادیانیوں کو عدالتوں، مناظروں، مباحثوں میں چاروں شانے چت کیا۔ بعدازاں دونوں علماء کرام نے جلالپور پیروالہ شہر کی چار مساجد میں بیانات کئے۔

خطبات جمعتہ المبارک نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے ۴؍اکتوبر ۲۰۱۹ء کے خطبات نواب شاہ میں ارشاد فرمائے۔ مرکزی جامع مسجد ہاؤسنگ سوسائٹی میں مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے جبکہ جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن میں مولانا قاضی احسان احمد نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کے بنیادی عقائد کے ساتھ ساتھ یہ آئین پاکستان کا بھی حصہ ہے۔ لہٰذا اپنے عقیدہ کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ بھی ہے اور آئینی حق بھی۔ مزید فرمایا کہ قیامت تک پاکستان بھی رہے گا، پاکستان کا آئین بھی رہے گا اور آئین پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت کا قانون بھی رہے گا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ حیات حضرت عیسیٰ اور رفع ونزول حضرت عیسیٰ پر مدلل گفتگو فرمائی اور مرزا قادیانی کے مذموم عقائد سے مسلمانوں کو آگاہ فرمایا۔

ایک گھرانے کے تین افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا

جام پور ضلع راجن کے رہائشی ظفر اقبال جاوید ولد دولت خان اپنی دو بیٹیوں میرم مہرین دختر ظفر اقبال جاوید اور امبر آفرین دختر ظفر اقبال جاوید سمیت ۲۰؍ستمبر ۲۰۱۹ء کو جامعہ ابی بکرؓ جام پور میں مولانا محمد ابوبکر عبداللہ کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہوتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم برضا و رغبت بلا اکراہ و جبر اپنے سابقہ نظریہ و مذہب قادیانیت اور مرزائیت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ قادیانی ومرزائیوں کے نظریات قرآن وسنت اور آئین پاکستان کے منافی ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد تشریعی، غیر تشریعی، ظلی یا بروزی کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہ پیدا ہوا نہ قیامت کی صبح تک پیدا ہوگا۔ بالخصوص مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی میں جھوٹا ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کی تمام ذریت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ انہوں نے انتظامیہ سے بھی درخواست کی ہمارے نام اقلیتوں کی ووٹر لسٹوں اور دیگر فہرستوں سے نکال کر مسلمانوں کی لسٹوں میں شامل کیا جائے

اوراسی کے مطابق نادرا کا ریکارڈ بھی صحیح کیا جائے۔ نومسلموں نے اقرارنامے بھی لکھ کر دیئے، جن پر ان کے ساتھ تشریف لانے والے حضرات مولانا غلام محی الدین، بھائی محمد سہیل اور محمد خرم شہزاد نے تائیدی دستخط بھی کیئے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد اقبال، ضلعی مبلغ مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالعزیز لاشاری، حافظ جلیل الرحمٰن صدیقی، قاری امتیاز احمد رحیمی، قاری محمد مظہر، مولانا عبدالقدوس مبشر، مولانا عبدالمجید ساقی، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالرحمٰن غفاری بھی موجود تھے۔ انہوں نے نومسلموں کو مبارک باد پیش کی اوران کے لئے استقامت فی الدین کی دعا کی۔

مولانا محمد حسین ناصر کو صدمہ

مولانا محمد حسین ناصر مبلغ مجلس سکھر کی والدہ محترمہ بقضائے الٰہی ۸/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز منگل کو چک نمبر ۱۸-ایم.آر ضلع ملتان میں انتقال فرماگئی۔ مرحومہ انتہائی نیک سیرت، صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ نیکی کے کاموں میں ہمہ وقت مشغول رہتی تھیں۔ ان کی انہی نیکوں کی بدولت اللہ کریم نے ان کو نیک اور صالح اولاد سے نوازا ہے۔ مرحومہ کے چار صاحبزادے ہیں۔ جن میں سے دو حافظ وقاری ہیں۔ ان میں سے ایک مولانا محمد حسین ناصر تقریباً عرصہ ۲۵ سال سے سکھر ودیگر اضلاع میں مجلس کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہیں۔ دوسرے بیٹے محمد خادم حسین یہ بھی حافظ وقاری ہیں۔ پہلے مجلس کے دفتر کوئٹہ میں تقریباً تیرہ سال رہے اوراب اپنا کاروبار کررہے ہیں۔ باقی دو بیٹے بھی اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔

مرحومہ کو آخر عمر میں بہت سی بیماریوں نے گھیر لیا تھا۔ لیکن زبان پر ذکر اللہ جاری تھا۔ ظہر کے وقت اللہ کریم کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ اسی دن شام کو بعد نماز عشاء اسی چک میں جنازہ ہوا۔ نماز جنازہ مجلس کے ناظم اعلیٰ حضرت اقدس مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے پڑھائی۔ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی اورراقم نے بھی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ مشکوٰۃ شریف میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ’’جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا اعمال نامہ بند ہوجاتا ہے۔ مگر تین راستے ایسے ہیں کہ اس کا اعمال نامہ بند نہیں ہوتا۔ ۱: صدقہ جاریہ، ۲: علم نافع، ۳: نیک اولاد جو اس کے لئے دعائیں کرتی رہے۔‘‘ بحمداللہ تعالیٰ مرحومہ کی نیک صالح اولاد اس دنیا میں موجود ہے۔ وہ ان کے لئے دعا کرے گی۔ ان شاءاللہ جس سے حدیث مبارکہ کے مطابق ان کا نامہ اعمال کھلا رہے گا اوراس کے اندر نیکیوں کا اضافہ ہوتا رہے گا۔ جو مرحومہ کے لئے بلندی درجات کا باعث بنے گا۔ ان شاءاللہ! اللہ کریم مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ (حافظ محمد انس)

تعزیتی پروگرام چک بھوڑو، شاہکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھوڑو شاہکوٹ ضلع ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام 21 اکتوبر 2019 مرکز ختم نبوت بھوڑو تحصیل شاہکوٹ ضلع ننکانہ صاحب میں حفظ کے ایک طالب علم محمد اویس ولد ذوالفقار علی رحمانی کی دوران طالبعلمی اچانک وفات پر تعزیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت یادگار اسلاف حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم تھے اور مبلغ ختم نبوت ضلع ننکانہ صاحب مولانا خالد عابد صاحب کی خصوصی کاوش شامل تھی جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہکوٹ کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف خالد کی زیر نگرانی یہ پروگرام منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز حافظ منیب الرحمٰن اور امیر حمزہ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قاری عتیق الرحمٰن نے پیش کی۔ ابتدائی طور پر مولانا عبدالمالک طاہر نے مختصراً خطاب کیا جبکہ خصوصی خطاب حضرت شاہین ختم نبوت نے فرمایا جس میں حضرت نے عظمت قرآن اور عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ مرحوم بچے کو خراج تحسین پیش کیا اور اس کے والدین کی تسلی کے لیے دعائیہ کلمات بھی ارشاد فرمائے۔ علاقہ بھر سے جید علماء کرام نے بھرپور شرکت فرمائی۔ مولانا محمد طیب عارف، مولانا سید امیر بادشاہ، مفتی جمیل الرحمٰن، مولانا عابد حسین، مولانا محمد عمر، مولانا قاری فاروق احمد، قاری عبدالمنان، مولانا عبدالغفار، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہکوٹ کے نائب امیر حکیم حافظ حبیب اللہ، اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھنے والے قاری جمیل الرحمٰن ساقی، بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والے مولانا سعید انور قابل ذکر ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مزاج کے مطابق اس پروگرام میں امت کے تمام مسالک کی نمائندگی علماء اور عوام کی سطح پر شرکت بھرپور تھی ایک خاص بات کہ حضرت شاہین ختم نبوت کا تشریف لانا اس مرحوم طالب علم محمد اویس کی خواہش تھی میں اپنے تکمیل قرآن مجید کے موقع پر حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو مدعو کروں گا کا یہ نتیجہ تھا حضرت شاہین ختم نبوت کی دعا سے اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ پاک اس مرحوم بچے کے درجات بلند فرمائے اور والدین، اساتذہ اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کو اللہ پاک صحت اور ایمان والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

مولانا حبیب رسول کا انتقال پرملال

مرکزی جامع مسجد حنفیہ المعروف لال مسجد سید والا ضلع ننکانہ صاحب کے امام و خطیب حضرت مولانا حبیب رسول رحمۃ اللہ علیہ مورخہ 12 اکتوبر 2019 کو انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت کا آبائی تعلق بلھگ مانسہرہ سے تھا، مذہبی دینی روحانی تربیت فیصل آباد میں ہوئی۔ 1962ء سے 2019 اکتوبر تک ضلع ننکانہ کے قصبہ سید والہ میں روحانی و علمی فیضان جاری و ساری رہا آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سید والہ کے تاحیات سرپرست رہے آپکی بیعت کا تعلق شیخ المشائخ حضرت اقدس حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تھا مذہبی روحانی ایسی شخصیت تھے کہ سید والہ کی تاریخ میں سب سے بڑا جنازہ ہوا آپکی نماز جنازہ قاری مفتاح الاسلام نے پڑھائی، اپنوں اور غیروں میں بڑے مقبول رہے آپکی عمر تقریباً 90 سال تھی اللہ رب العزت حضرت کی بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین

محمد ﷺ پیغمبر ختم نبوۃ زندہ باد اسلام زندہ باد صحابہ رہبر
بمقام سلطان فورٹ میرج ہال نزد مراد ہسپتال جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
زاہد الراشدی
5 دسمبر 2019
بروز جمعرات
بعد نماز مغرب
ان شاء اللہ العزیز
ختم نبوۃ انعام گھر
آسان سوالات
بے شمار قیمتی انعامات
محمد اشرف مجددی
قاری محمد یوسف عثمانی
محمد عارف شامی
مفتی غلام نبی ضیاء
محمد عمر حیات
حضرۃ مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب
ترجمان ختم نبوت
مقرر ذیشان
لاہور
علامہ پروفیسر محمد متین خالد صاحب
مجاہد ختم نبوت
لاہور
الحاج مولانا محمد داؤد احمد صاحب
شیخ الحدیث
مخدوم العلماء
پروفیسر ڈاکٹر عبدالماجد المشرقی
جناب راؤ کامران علی خان
مجاہد ختم نبوت
پروفیسر منیر احمد کھوکھر صاحب
حضرۃ مولانا محمد قاسم گجر صاحب
لاہور
مولانا فضل الہادی صاحب
سکول و کالج و اکیڈیمیز و مدارس کے طلباء کیلئے انعامات حاصل کرنے کا بہترین موقع عمر کی کوئی قید نہیں۔
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ گوجرانوالہ
0302 5152137 0306 1681913
0300-6411525 0302-6619540

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	لولاک کا خواجہ خواجگانؒ نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	100
23	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی۔اے ٹیکسلا	100
24	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا محمد بلال	150
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150
28	تذکرہ شہید اسلام سوانح حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150

نوٹ:.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔۔۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

قیمت فی شمارہ -/20 روپے

قیمت سالانہ -/240 روپے